آگے کیا ہونے والا ہے؟

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ کی

850 سالہ

پیشن گوئی

سنسنی خیز انکشافات کا شہرہ آفاق مجموعہ

مؤلف و مصنف نوابزادہ نیاز دل خان
ایڈووکیٹ
مرکزی صدر، عوامی تحریک احتساب

8 جلیل سٹریٹ، گلبرگ نمبر 2 پشاور صدر
فون: 091-5275090/0301-5959493

آگے کیا ہونے والا ہے؟

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی

850 سالہ

پیشن گوئی

سنسنی خیز انکشافات کا شہرہ آفاق مجموعہ

مؤلف و مصنف

نوابزادہ نیاز دل خان

ایڈووکیٹ

مرکزی صدر، عوامی تحریک احتساب

8 جلیل سٹریٹ، گلبرگ نمبر 2 پشاور صدر فون: 091-5275090/0301-5959493

نام کتاب	850 سالہ پیشن گوئی
مؤلف و مصنف	نوابزدہ نیاز دل خان
تاریخ اشاعت	مارچ 2009
تعداد	ایک ہزار
قیمت	50 روپے

تقسیم کنندگان

یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار پشاور شہر فون: 091-2212534/2212335

براہ راست ملنے کا پتہ	نوابزادہ نیاز دل خان

8، جلیل سٹریٹ، گلبرگ نمبر 2 پشاور صدر فون: 091-5275090/0301-5959493

اندھیری شب ہے، جدا اپنے قافلے سے ہے تو
ترے لیے ہے مرا شعلۂ نوا قندیل!

(اقبالؒ)

قدرت کردگار مے بینم

حالتِ روزگار مے بینم

(میں اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں، میں زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں)

از نجوم ایں سخن نمے گویم

بلکہ از کردگار مے بینم

(میں یہ بات علم نجوم کے ذریعہ سے نہیں کہہ رہا ہوں، بلکہ ذات باری تعالیٰ کی طرف سے دیکھ رہا ہوں)

(حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ)

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	ابتدائیہ	9
۲	پیشنگوئی کا ردیف اور قافیہ	10
	حصہ اول (ا) : ماضی کی پیشنگوئی (ردیف پیدا شود)	
۳	امیر تیمور......... مغل بادشاہ	12
۴	سکندر لودھی، ابراہیم لودھی (لودھی خاندان)	12
۵	ظہیر الدین بابر...... بانی خاندان مغلیہ	12
۶	ہمایوں	12
۷	شیر شاہ سوری	13
۸	جلال الدین اکبر	13
۹	جہانگیر	13
۱۰	شاہجہان	13
۱۱	اورنگزیب (شاہجہان کا بیٹا)	14
۱۲	نادر شاہ اور دہلی کا قتل عام	15
۱۳	گرو نانک	15
۱۴	سکھوں کا مسلمانوں پر ظلم وستم	16
۱۵	انگریزوں کی ہندوستان پر حکومت	16
۱۶	پہلی جنگ عظیم 1914 تا 1918	16
۱۷	ہندوستان کی دو حصوں میں تقسیم	18
۱۸	ہندوؤں کا مسلمان مہاجرین پر ظلم و بربریت	18
۱۹	1971ء کی پاک بھارت جنگ	18
۲۰	بے پناہ ظلم، بربریت اور خونریزی اور بنگلہ دیش کا قیام	19
۲۱	(ب) مستقبل کی پیشنگوئی (ردیف پیدا شود)	21تا24

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۲	(ج) مستقبل کی پیشنگوئی (ردیف ے پنجم)	25 تا 26
	حصہ دوم (ا): ماضی کی پیشنگوئی (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ)	
۲۳	خاندان مغلیہ کی حکومت	28
۲۴	انگریزوں کی حکومت	29
۲۵	سائنسی آلات کی ایجاد اور جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوئم	30 تا 32
۲۶	ہندوستان کی دو حصوں میں تقسیم ......دوبارہ ذکر: (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ میں)	33
۲۷	فسق وفجور، ریاکاری اور جنسی سیہ کاری	33 تا 35
۲۸	جاہل اور ریاء کار علماء اور مفتیان	35
۲۹	65' کی پاک بھارت جنگ	36 تا 38
۳۰	صدر ایوب کی معزولی......ایک ذلت آمیز خسارہ والا احمقانہ اقدام	38
۳۱	71' کی پاک بھارت جنگ	38 تا 40
	(ب) حال کی پیشنگوئی (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ)	
۳۲	قاضی (جج) یا عدلیہ کی لڑائی	41
۳۳	عوام کا چور، ڈاکوؤں کے سر پر دستار (تاج) رکھنا	42
۳۴	کام کا آدمی	42
۳۵	دھوکہ اور جادوگری کا نام "نظام حکومت" رکھنا	42
۳۶	مشرق ومغرب میں ریاءکاری اور فسق وفجور کا دور	43
	حصہ سوم مستقبل کی پیشنگوئی (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ)	
۳۷	اسلام کے بنیادی ارکان: نماز، روزہ، زکوۃ، حج سے غفلت	44
۳۸	ماہ محرم میں مسلمانوں کا جارحانہ اقدام	45
۳۹	ہندوستان میں شورش اور فتنہ وفساد	45
۴۰	ہندوؤں کا مسلمانوں پر ظلم وجبر	45
۴۱	مسلمانوں کی مدد کیلئے شمال مشرق سے غائبانہ طور پر جنگی ہتھیاروں اور ماہر لشکر کا آنا	45
۴۲	ترکی، عرب، ایران اور مشرق وسطیٰ کی والہانہ امداد	46

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
46	چترال، نانگا پربت، چین، گلگت، اور تبت کا علاقہ میدان جنگ	۴۳
46	ترکی، چین اور ایران کا متحد ہو کر ہندوستان کو فتح کرنا	۴۴
47	اہل کابل (افغانستان) کا کافروں کے قتل کیلئے نکل آنا	۴۵
47	سرحد کے غازیوں سے زمین کا لرزنا	۴۶
47	ایک نامعلوم علم کے موقعہ پر اکٹھا ہونا	۴۷
47	ہاتھ سے نکلے ہوئے علاقہ کو دوبارہ حاصل کرنا	۴۸
47 تا 48	دریائے اٹک (دریائے سندھ) کا تین مرتبہ خون سے بھر کر جاری ہونا	۴۹
48	لاہور، پنجاب، کشمیر، گنگا جمنا کا دوآبہ اور بجنور پر مسلمانوں کا قبضہ	۵۰
49	ہندوستان کو فتح کرنا	۵۱
49	ایک خطرناک زلزلہ	۵۲
49	تیسری جنگ عظیم	۵۳
50	انگلستان کی مکمل تباہی	۵۴
51	حضرت نعمت اللہ شاہؒ کی غیبی سند اور وصیت	۵۵
51	حضرت امام مہدیؑ کا ظہور	۵۶
52	دجال لعین کا ظاہر ہونا	۵۷
52	حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے اُترنا	۵۸
52	حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کا رب کے رازوں کے مزید افشا سے رک جانا	۵۹
52	پیشگوئی قصیدے کے اشعار لکھنے کا سال	۶۰
53 تا 58	پیشگوئی: ابتداء تا اختتام	۶۱

مختصر ترین درود وسلام

حدیث شریف میں ہے کہ ایک بار درود وسلام پیش کرنے سے دس رحمتیں ملنے اور دس گناہ معاف ہونے کے علاوہ جو دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، ان میں ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان ایک سو برس کا فاصلہ ہے یعنی دس درجات میں ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے۔ لہٰذا ایک سو مرتبہ درود وسلام بھیجنے سے درجات کی بلندی کا فاصلہ ایک لاکھ برس کے برابر بن جاتا ہے۔

یہ مختصر درود وسلام ایک منٹ میں 30 سے زائد مرتبہ پڑھے جا سکتے ہیں:

۱. صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

۲. صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

۳. صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

۴. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ شاعر مشرق، حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ "میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے"۔

☆ علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ "میرا معمول ہے، میں روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

☆ امام جلال الدین سیوطیؒ نے درود وسلام کی کثرت سے 35 مرتبہ عالم بیداری میں اپنی آنکھوں سے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔

(کتاب درود وسلام تحریر راجہ رشید محمود ایڈیٹر "ماہنامہ نعت" لاہور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی آٹھ سو پچاس سالہ پیشن گوئی

1. ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے برگزیدہ بندے جو اپنی تمام تر زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسکی عبادت اور زہد و تقویٰ کیلئے وقف کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جب چاہے اپنی خصوصی عنایت سے ولی، ابدال، قطب اور غوث جیسے اعلیٰ وارفع روحانی مراتب پر فائز کر دیتے ہیں جہاں ان سے خارق عادت اور کشف و کرامت کا ظہور ہوتا ہے اور وہ ہاتف غیبی، القاء اور الہام کا ادراک رکھتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میری امت کے بعض علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی مثل ہونگے" صوفیاء کرام کے نزدیک علماء سے یہی گروہ اولیاء مراد ہے۔

انہی اولیاء کرام میں سے آج سے قریباً آٹھ سو پچاس 850 سال قبل ایک مشہور و معروف صوفی باکمال حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ گذرے ہیں جن کے ہزاروں فارسی اشعار پر مشتمل دیوان کے علاوہ ایک قصیدہ بہت مشہور ہے جس میں اس برگزیدہ ولی اللہ نے آنے والے حوادث کی پیشن گوئی فارسی اشعار کی صورت میں کی ہے، جو آج تک حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوتی چلی آ رہی ہے۔ قصیدے کے اشعار مختلف حوالوں سے دو ہزار کے قریب بتائے جاتے ہیں لیکن ہمیں کافی کوشش کے باوجود کم و بیش تین سو اشعار سے زیادہ دستیاب نہ ہو سکے۔ لہٰذا پیشن گوئی کا یہ انمول قصیدہ ہم سے مزید تحقیق اور جستجو کا تقاضا کرتا ہے۔

انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے جب ہم حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کے قصیدے لکھنے کی تاریخ سے 100 تا 700 سال بعد آنیوالے برعظیم پاک و ہند کے بادشاہوں کے نام ترتیب وار ان کے قصیدے کے اشعار میں پڑھتے ہیں جبکہ وہ حکمران ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ وہ سب سے پہلے مشہور مغل بادشاہ امیر تیمور کا نام اسکی پیدائش سے قریباً 200 سال قبل اپنے پیشن گوئی کے ایک ابتدائی شعر میں لکھتا ہے۔ اسکے

بعد لودھی خاندان کے حکمران سکندر لودھی اور ابراہیم لودھی کے ناموں کا ذکر کرتا ہے۔ پھر ان کے بعد آنے والے ہندوستان میں مغلیہ خاندان کے حکمران بابر، ہمایون (درمیان میں شیر شاہ افغان)، اکبر، جہانگیر، شاہجہان کے نام ان کے اشعار میں آتے ہیں اور یوں خاندان مغلیہ کے 300 سالہ دور حکومت کی ترتیب وار پیشن گوئی کرتے ہوئے وہ انگریزوں کی ہند میں آمد تک خاندان مغلیہ کے قریباً تمام حکمرانوں اور ان کی مدت حکمرانی بیان کر دیتے ہیں۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ تمام حجابات سے پردہ اٹھاتے ہوئے وہ اس کرہ ارض پر تاقیامت نمودار ہونے والے کم و بیش تمام بڑے واقعات اور حوادث کو اپنے قصیدے میں بیان کرتے ہیں جو ماضی کی تاریخ کی روشنی میں بالکل صحیح، واضح اور عام فہم ہیں۔ جبکہ مستقبل میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کیلئے انتظار کرنا ایک فطری امر ہے۔

اس کتاب میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشن گوئی کے قصیدے کے تمام اشعار موجود نہیں۔ بلکہ اس میں ان کی وسیع پیشن گوئی کے چیدہ چیدہ فارسی اشعار اور ان کے ترجمے، توضیح اور تشریح پیش کی گئی ہے، تاکہ ان سے استفادہ کرتے ہوئے دنیا میں بالعموم اور برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص گذرے ہوئے اور مستقبل قریب یا بعید میں رونما ہونے والے بڑے بڑے واقعات، حادثات اور انقلابات کے پردوں میں جھانک کر مسلم اُمہ مادی، سیاسی اور روحانی طور پر عدم توجہی سے گریز کرتے ہوئے عالم غیب کے اس نایاب خزانے کی راہنمائی میں پرآشوب مستقبل سے نمٹنے کیلئے ابھی سے تیاری کریں کہ یہی پیش بینی، دور اندیشی اور دانشمندی پیشنگوئی قصیدے کی غرض و غایت اور مقصد و مدعا نظر آتا ہے۔ بقول اقبالؒ:

کھول کر آنکھیں میرے آئینہ گفتار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ!

2. حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشن گوئی کے قصیدے میں تین مختلف قسم کے ردیف اور قافیہ استعمال ہوئے ہیں۔ بعض اشعار کی ردیف ''می بینم'' (میں دیکھ رہا ہوں) اور بعض کی ردیف ''پیدا شود'' (پیدا ہوگا) اور بعض اشعار میں قافیہ زمانہ، بہانہ، غائبانہ وغیرہ استعمال ہوا ہے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ عالم غیب کی پردہ کشائی سے قبل کچھ یوں فرماتے ہیں:

قدرت کردگارے بینم
حالت روزگارے بینم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں میں زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں؛

از نجوم ایں سخن نے گویم
بلکہ از کردگارے بینم

ترجمہ: میں یہ بات علم نجوم کے ذریعے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ ذات باری تعالیٰ کی طرف سے دیکھ رہا ہوں:

حصہ اول (ا): ماضی کی پیشنگوئی (ردیف پیدا شود)

3. اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی ''پیدا شود'' (پیدا ہوگا) کی ردیف میں ہندوستان میں مغلیہ خاندان کے حکمرانوں کی پیشن گوئی کی ابتدا اس شعر سے کرتے ہیں:

راست گویم بادشاہے درجہاں پیدا شود
نامِ او تیمور شاہ صاحبقراں پیدا شود

ترجمہ: میں سچ کہتا ہوں کہ ایک بادشاہ دنیا میں پیدا ہوگا اس کا نام تیمور شاہ ہوگا اور وہ صاحبقراں ہوگا۔

تشریح: تیمور شاہ نے 1398ء میں ہندوستان کے بادشاہ محمد تغلق کو شکست دیکر ہندوستان پر قبضہ کر لیا تھا اسکے چند غیر اہم جانشینوں کے بارے اشعار کو اختصار کی خاطر نظر انداز کیا گیا۔

4. از سکندر چوں رسد نوبت بہ ابراہیم شاہ
ایں یقیں دار فتنہ در ملک آں پیدا شود

ترجمہ: جب سکندر لودھی سے ابراہیم تک نوبت پہنچ جائے گی' تو اس بات کو یقین سے سمجھ کہ اس کی بادشاہی میں فتنہ پیدا ہوگا۔

تشریح: ہندوستان میں خاندان مغلیہ کے بانی حکمران ظہیر الدین بابر جو امیر تیمور یا تیمور شاہ کی پانچویں پشت میں سے تھے' نے 1526ء میں پانی پت کی پہلی لڑائی میں لودھی خاندان کے آخری حکمران ابراہیم لودھی کو شکست دیکر دہلی پر قبضہ کر لیا تھا۔

5. بابر کے متعلق حضرت نعمت اللہ شاہ بابر کے اقتدار میں آنے سے 350 سال قبل اپنے ایک شعر میں مندرج تاریخ 570ھ ہجری بمطابق 1174ء عیسوی میں پیشن گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
پس بہ دہلی والئی ہندستاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد ملک کابل کا بادشاہ بابر دہلی میں ہندستان کا والی ظاہر ہوگا۔

6. بابر کے بیٹے ہمایون اور اس دوران ایک آفغان کے ظاہر ہونے کے بارے لکھتے ہیں:

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال

ہم دراں افغاں یکے از آسماں پیداشود

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی۔ جبکہ اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان (شیر خان) ظاہر ہوگا۔

7. حادثہ رُو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ

آنکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیداشود

ترجمہ: ہمایون بادشاہ کو حادثہ پیش آئیگا کیونکہ شیر شاہ (سوری) نام کا ایک شخص دنیا میں ظاہر ہوگا۔

تشریح: تاریخ ہند بتاتی ہے کہ شیر خان سے شکست کھانے کے بعد ہمایون نے نظام سقہ کے ذریعے دریائے گنگا پار کر کے جان بچائی اور ایران کے بادشاہ کے پاس پناہ لی۔ جس نے اسکی بڑی قدر و منزلت کی۔ اور چند سال بعد جب شیر شاہ سوری چل بسا تو ہمایوں نے شاہ ایران کی مدد سے 1555ء میں دوبارہ ہندستان پر قبضہ کرلیا اور 1530ء سے 1556ء تک حکومت کی۔

8. پس ہمایوں بادشاہ بر ہند قابض مے شود

بعد ازاں اکبر شاہ کشور ستاں پیدا شود

ترجمہ: اس طرح ہمایون بادشاہ ہندوستان پر قبضہ کرلے گا اس کے بعد اکبر (بیٹا) ملک کا بادشاہ بن جائے گا۔ (چنانچہ جلال الدین محمد اکبر نے قریباً 50 سال تک ہندوستان پر بادشاہت کی)۔

9. بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی راپناہ

اینکہ آید درجہاں بدرِ جہاں پیداشود

ترجمہ: اسکے بعد جہانگیر عالم پناہ ہوگا۔ یہ مہتاب کامل کی طرح تخت پر جلوہ گر ہوگا۔

تشریح: نورالدین جہانگیر نے 1605ء سے 1627ء تک ہندستان پر حکمرانی کی۔ جہانگیر اپنے عدل وانصاف کی وجہ سے مشہور ہے۔ اسکا مقبرہ شاہدرہ لاہور میں ہے جس سے دوتین سو گز کے فاصلے پر اس کی بیوی ملکہ نور جہاں کا مزار ہے۔

10. چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دار البقاء

ثانی صاحب قراں شاہجہاں پیدا شود

ترجمہ: جب وہ دارالبقاء کی طرف سفر کریگا تو اس کے بعد شاہجہان (بیٹا) تخت نشین ہوگا۔

11. بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
تا کہ پسرش خود بہ پیشش آں زماں پیدا شود

ترجمہ: وہ قرن سے زیادہ اور چالیس سال سے کم بادشاہی کریگا جبکہ اس کا بیٹا (اورنگزیب) اس کے سامنے ہی اس وقت تخت پر جلوہ افروز ہو جائیگا۔

تشریح: یہاں پر یہ بات کسی قدر قابل توجہ ہے کہ قصیدہ ہذا میں جہاں "پیدا شود" کی ردیف کے دستیاب اشعار میں امیر تیمور اور ظہیر الدین بابر سے لے کر خاندان مغلیہ کے آخیر تک تمام حکمرانوں کے ناموں کا ترتیب وار ذکر موجود ہے وہاں صرف محی الدین اورنگزیب کا نام کسی بھی شعر میں نہیں ہے اگر چہ اسکے مخصوص نام "اورنگزیب" کے بغیر اس کا ذکر اپنے باپ شاہجہان کے بعد اشعار میں موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے نام سے متعلقہ شعر قصیدے کے باقی سینکڑوں اشعار کی طرح دستیاب نہ ہوسکا ہو۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اورنگزیب جس نے قریباً 50 سال تک ہندوستان پر بادشاہی کی، واحد مغل حکمران ہے جس نے تخت نشینی کے صدیوں پرانے روایات سے انحراف کرتے ہوئے نہ صرف اپنے باپ شاہجہان کو گوالیار کے قلعہ میں قید کیا بلکہ تخت کے اصل وارث اپنے بڑے بھائی دارا شکوہ کو شکست دینے کے بعد ہاتھی کے پیچھے باندھ کر اسے گھسیٹے گھسیٹے ہزاروں مرد عورتوں کی آہوں اور سسکیوں کے درمیان ان کے سامنے قتل کروایا۔ دارا شکوہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا نہایت قدردان تھا۔ دنیائے اسلام کے سینکڑوں نامور اولیاء اور بزرگان دین کے حالات پر مشتمل دارا شکوہ کی کتاب سفینۃ الاولیاء (اردو ترجمہ) تصوف کی معروف و مستند کتاب کے طور پر مشہور ہے۔

اورنگزیب کے بعد خاندان مغلیہ کا زوال شروع ہو چکا تھا۔ لہٰذا اورنگزیب عالمگیر کے بعد آنیوالے بہت سارے غیر معروف جانشینوں کے نام اگر چہ اشعار میں موجود ہیں لیکن ہم انہیں نظر انداز کرتے ہوئے 1739ء میں دہلی کے قتل عام کے تذکرہ کی طرف آتے ہیں۔ جس کی پیشن گوئی حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے قریباً 600 سال قبل ہجری 548 بمطابق 1153 عیسوی میں کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں:

12. نادر آید زایران ے ستاند تخت ہند
قتل دہلی پس بہ زور تیغ آں پیدا شود

ترجمہ: نادر شاہ ایران سے آکر ہندوستان کا تخت چھین لے گا۔ لہٰذا اس کی تلوار کے زور سے دہلی کا قتل عام ہوگا۔

تشریح: نادر شاہ نے 1739ء میں ہندوستان پر حملہ کر کے قریباً دو ماہ تک دہلی میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا۔ جب ایک دن کسی نے نادر شاہ کے قتل کی افواہ اڑائی تو دہلی کے سپاہیوں نے نادر شاہ کے بہت سے سپاہی قتل کر ڈالے۔ اس پر نادر شاہ نے آگ بگولا ہو کر دہلی کے قتل عام کا حکم دیا اور یوں مورخین کے مطابق بارہ گھنٹے کے اندر اندر ڈیڑھ لاکھ کے قریب باشندگان دہلی قتل ہوئے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشن گوئی قصیدے کے دستیاب اشعار کا متعدد بار بہ غور مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض اشعار جا بجا غائب ہو گئے ہیں جبکہ بعض اشعار کی سلسلہ وار ترتیب میں فرق پڑ گیا ہے۔ کیونکہ اشعار کا بہت قدیم دور سے تعلق رکھنے کی بناء پر ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں ہے۔

13. حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ ایک بار پھر بابر کے دور حکومت کی طرف پلٹتے ہوئے سکھوں کے بانی پیشوا گرونانک کا ذکر بھی کرتے ہیں:

شاہ بابر پادشاہ باشد پس از وے چند روز
درمیانش یک فقیر از سالکاں پیدا شود

ترجمہ: بابر بادشاہ جو ہوگا اس کے چند روز بعد بعض سالکوں کے درمیان ایک فقیر پیدا ہوگا۔

نام او نانک بود آرد جہاں باوے رجوع
گرم بازار فقیر بیکراں پیدا شود

ترجمہ: اس کا نام نانک ہوگا۔ بہت سے لوگ اس کی طرف رجوع کریں گے۔ اس بے اندازہ فقیر کا بازار گرم ہوگا اور چرچا ہوگا۔

درمیان ملک پنجابش شود شہرت تمام
قوم سکھانش مرید و پیرآں پیدا شود

ترجمہ: ملک پنجاب کے درمیانی حصہ میں اس کی بڑی شہرت ہوگی۔ سکھ قوم اس کی مرید ہوگی اور وہ ان کے پیر کے طور پر نمایاں ہوگا۔

تشریح: گرونانک 1441ء میں پیدا ہوئے اور 1538ء میں ان کا انتقال ہوا۔

14۔ قوم سکھانش چیرہ دستی ہاکند در مسلمین
تا چہل ایں جورو بدعت اندر آں پیداشود

ترجمہ: سکھ قوم مسلمانوں پر بہت ظلم وستم کرے گی۔ یہ ظلم وبدعت چالیس سال تک اس میں ظاہر ہوتا رہے گا۔

15۔ بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندویاں تمام
تاصدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

ترجمہ: اس کے بعد عیسائی تمام ملک ہندوستان پر قبضہ کرلیں گے۔ ایک سو سال تک ان کا حکم ہندوستان پر چلتا رہے گا۔

ظلم وعداوت چوں فزوں گردد بر ہندوستانیاں
از نصاریٰ دین و مذہب رازیاں پیداشود

ترجمہ: جب اہل ہند پر ظلم اور عداوت کی زیادتی ہوجائے گی تو عیسائیوں کی طرف سے دین اور مذہب کو بہت نقصان پہنچ جائیگا۔

تشریح: ہندوستان کے انگریز وائسرائے لارڈ کرزن نے یہ پیشن گوئی اس وجہ سے قانوناً ممنوع قرار دی تھی کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم انگریزوں کی حکومت ہندوستان پر صرف ایک سو سال تک رہیگی۔ معلوم ہونا چاہیے کہ دین اسلام میں فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے انگریزوں نے مسلمانوں کے اندر مرزائیوں اور قادیانیوں کا بیج بویا جس سے دین اسلام کو بہت نقصان پہنچا اور بہت سے مسلمان گمراہ اور مرتد ہوگئے۔

16۔ احتواء سازد نصاریٰ رافلک در جنگ جیم
نکبت وادبار ایشاں رانشاں پیدا شود

ترجمہ: جنگ جیم یعنی جرمن کی جنگ میں آسمان عیسائیوں کو مبتلا کردے گا اور ان کیلئے تباہی وبربادی کا نشان ظاہر ہوگا۔

تشریح: یہ جنگ عظیم اول 1914ء سے 1918ء تک رہی۔ پھر اکیس سال بعد دوبارہ 1939ء سے 1945ء تک جنگ عظیم دوئم جرمنوں سے عیسائیوں کی طرف لڑی گئی۔

فاتح گردد نصاریٰ لیکن از تاراج جنگ
ضعف بیحد در نظام حکم شاں پیدا شود

ترجمہ: اگرچہ اہل برطانیہ جرمنوں پر فتح پالیں گے لیکن جنگ کی تباہ کاریوں سے ان کے نظام حکم میں بہت زیادہ کمزوری پیدا ہو جائیگی۔

تشریح: یہاں یہ حقیقت بیان کرنا ضروری ہے کہ جنگ عظیم اول، جنگ عظیم دوئم، انگریزوں کا ہندوستان دو حصوں میں تقسیم کرنا اور خود ہندوستان کو چھوڑ کر چلے جانے اور اس کے پیچھے اور اس کے آگے رونما ہونے والے واقعات، حالات اور حادثات کو حضرت نعمت اللہ شاہ ولی ؒ نے اپنے پیشن گوئی کے دوسرے قافیہ مثلاً زمانہ تاجرانہ اور حاکمانہ وغیرہ میں دوبارہ زیادہ تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ لیکن فی الحال "پیدا شود" کے ردیف میں ہی ان کی پیشن گوئی کو اختتام تک پہنچاتے ہیں۔ جس کے بعد دوسرے قافیہ کے ذریعے پیشن گوئی کو زیادہ تفصیل اور طوالت کے ساتھ پراسرار انجام تک پہنچاتے ہیں جہاں قربت قیامت کی نشانیاں صاف اور واضح طور پر سامنے آجاتی ہیں۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی ؒ اپنے "پیدا شود" ردیف کے اشعار کو آگے بڑھاتے ہوئے انگریزوں کے بارے اپنی پیشن گوئی میں فرماتے ہیں:

واگزارند ہند را از خود مگر از مکر شاں
خلفشار جانگسل در مردماں پیدا شود

ترجمہ: اگرچہ انگریز ہندوستان کو خود ہی چھوڑ جائیں گے لیکن وہ اپنے مکروفن سے لوگوں میں ایک جان لیوا جھگڑا چھوڑ جائیں گے۔

تشریح: قیاس و قرائن کی رو سے یہ جھگڑا مسئلہ کشمیر ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پیشن گوئی میں بعض مقامات پر اشارہ و کنایہ کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

17. دو حصص چوں ہند گردد، خون آدم شد رواں
شورش و فتنہ فزوں از گماں پیدا شود

ترجمہ: جب ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائیگا، انسانوں کا خون بے دریغ جاری ہوگا۔ شورش و فتنہ انسانی سوچ سے بعید ہوگا۔

18. لامکاں باشند ز قہر ہندواں مومن بے
غیرت و ناموس مسلم رازیاں پیدا شود

ترجمہ: اکثر مسلمان ہندوؤں کے غیظ و غضب سے بے گھر ہو جائینگے یعنی مہاجرین کی شکل اختیار کر لیں گے۔ مسلمانوں کی غیرت و ناموس کو نقصان پہنچے گا۔ گویا مسلمانوں سے ان کی بہن، بیٹیاں اور عورتیں چھین لی جائیں گی۔

مومناں یابند اماں در خطہ اسلاف خویش
بعد از رنج و عقوبت بخت شاں پیدا شود

ترجمہ: مسلمان اپنے اسلاف کے علاقے (پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان) میں پناہ حاصل کر لیں گے۔ اس رنج اور مصیبت کے بعد ان کی بخت آوری ظاہر ہوگی۔

تشریح: موجودہ اور آنیوالی نسلوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ پاکستان دس لاکھ شہیدوں کے خون سے بنا ہے۔ 14 اگست 1947 کو پاکستان کا معرض وجود میں آنے کے ساتھ پاکستان آنے والے مہاجرین نے اپنے جان و مال کی قربانیاں دیں جبکہ مسلمان عورتوں اور لڑکیوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مسلمان مہاجرین کی پاکستان میں آمد کے دوران "بہار کا قتل عام" ایک دردناک داستان اور خونیں منظر پیش کرتا ہے۔ لیکن سرفروشان اسلام نے لاشوں کے ڈھیر اور خون کے دریاؤں کا نذرانہ پیش کر کے علامہ اقبال اور قائداعظم کے خوابوں کی تعبیر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت، پاکستان کو حاصل کیا۔

19. نعرۂ اسلام بلند شد بست و سہ ادوار چرخ
بعد ازاں بار دگر یک قہر شاں پیدا شود

ترجمہ: اسلام کا نعرہ تیئس سال (1947 تا 1970) تک بلند رہے گا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ ان پر ایک قہر ظاہر ہوگا۔

20. تنگ باشد بر مسلمانان زمین ملک خویش
نکبت و ادبار در تقدیر شان پیدا شود

ترجمہ: مسلمانوں پر اپنے ملک کی زمین تنگ ہو جائے گی اور تباہی و بربادی ان کی تقدیر میں ظاہر ہوگی۔

تشریح: یاد رہے کہ یہ قہر الٰہی پیشن گوئی کے عین مطابق 1971 میں مسلمانوں کی تباہی و بربادی اور قتل و غارت کے بعد سقوط مشرقی پاکستان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یہ جنگ درحقیقت شیخ مجیب الرحمٰن اور بھاشانی کی علیحدگی پسندی کے ناپاک عزائم کیوجہ سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان لڑی گئی جس میں پندرہ لاکھ غیر بنگالی اور وہ بنگالی جو متحدہ پاکستان کے حامی تھے، نہایت بیدردانہ اور ظالمانہ طور سے مار ڈالے گئے عورتوں کی عصمت دری کی گئی جبکہ ایک لاکھ پاکستانی فوج جنگی قیدی بنی اور یوں قائداعظم کا پاکستان آدھا ہو کر رہ گیا۔ اس عظیم سانحہ سے عبرت حاصل کرنا تو کجا، ہمارے بعض قوم پرست اور علیحدگی پسند سیاستدان باقی رہے سہے پاکستان کو بھی پختونخواہ، گریز بلوچستان، سندھو دیش، مہاجرستان اور جناح پور میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اسلامی دنیا کی یہ واحد ایٹمی طاقت اور دنیا کے 192 ممالک میں ساتویں بڑی فوجی اور ایٹمی طاقت مملکت خداداد پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہمسایہ دشمن اسے آسانی سے ہڑپ کر سکے۔ اسی لئے تو دانائے راز فقیر، ترجمان حقیقت، شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ نے پہلے ہی سے مسلم اُمہ کو اتحاد و اتفاق کا درس دیتے ہوئے کہا:

بتانِ رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی، نہ افغانی، نہ تورانی

دوبارہ فرمایا: یہ ہندی، وہ خراسانی، یہ افغانی، وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اُچھل کر بیکراں ہو جا

پھر فرمایا: غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغ حرم! اڑنے سے پہلے پر فشاں ہو جا!

آگے چل کر فرمایا: رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک
تیرا سفینہ کہ ہے بحر بیکراں کیلئے

حالت وجد میں پھر پکار اٹھے: درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر اس کا نہ دلی، نہ صفاہاں، نہ سمرقند

بالآخر یہ کہنے پر اتر آئے یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تم مسلمان بھی ہو؟

جبکہ ایران کی طرف سے خصوصی طور پر بھیجے گئے علامہ اقبالؒ کے مزار پر نصب قیمتی سنگ مرمر کے کتبے پر اسلامی دنیا کو پیغام دینے والے ان کے یہ دو آفاقی فارسی شعر کندہ ہیں:

نے افغانیم و نے ترک و تتاریم
چمن زادیم و از یک شاخساریم

تمیز رنگ و بو بر ما حرام است
کہ ما پروردۂ یک نوبہاریم

ترجمہ: ہم نہ افغان ہیں اور نہ ترک اور تاتار ہیں۔ ہم باہم ایک گلستان کی مانند ہیں اور ایک ہی شاخسار میں سے ہیں۔

رنگ و نسب کی بناء پر امتیاز روا رکھنا میرے اوپر حرام ہے کیونکہ ہم ایک ہی نوبہار (دین اسلام) کے پروردہ ہیں۔

21. (ب) مستقبل کی پیشنگوئی (ردیف پیدا شود)

بعد از تذلیل شاں از رحمتِ پروردگار
نصرت وامداد از ہمسائگاں پیدا شود

ترجمہ: ان کی ذلت کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے نصرت اور امداد پڑوسی ممالک سے ظاہر ہوگی۔

لشکر منگوں آید از شمال بہر عون
فارس و عثمان، ہمچارہ گراں پیدا شود

ترجمہ: منگول لشکر شمال کی جانب سے مدد کیلئے آئیگا۔ ایران (فارس) والے اور ترکی (عثمان) والے بھی مددگار ثابت ہونگے۔

ایں ہمہ اسباب عظمت بعد حج گردد پدید
نصرتے از غیب چوں بر مومناں پیدا شود

ترجمہ: کامیابی کے یہ تمام اسباب حج کے بعد ظاہر ہونگے جب مسلمانوں کو غیب سے مدد اور نصرت آن پہنچے گی۔

قدرت حق میکند غالب چناں مغلوب را
ازعمق بینم کہ مسلم کامراں پیدا شود

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی قدرت سے مغلوب کو غالب کردے گا۔ میں گہری نظر سے دیکھ رہا ہوں کہ مسلمان فاتح اور کامران ہونگے۔

تشریح: اہل علم اور تاریخ دان دنیا کی قریباً تمام قوموں کو چار بڑی قوموں آریہ، منگولیہ، حبشیہ اور یورپیہ کی مختلف ذیلی شاخیں سمجھتے ہیں اہل یورپ گورے اور سرخ وسفید ہوا کرتے ہیں۔ اہل حبشہ سیاہ رنگ کے لوگ ہوتے ہیں جو زیادہ تر افریقہ میں آباد ہیں۔ اہل آریہ سے مراد ہندوستان، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے لوگ ہیں۔ جبکہ اہل منگولیہ چین اور انڈونیشیا کے باشندگان ہیں۔ لہٰذا گزرے ہوئے شعر میں پاکستان کی مدد کیلئے شمال کی طرف سے آنیوالا ''لشکر منگول'' چائنا ہی کی فوج کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ امر

غور طلب ہے کہ چونکہ چائنا کی افواج اب تک پاکستان آئی ہی نہیں ہیں۔ اسلئے پچھلے چار اشعار کی پیشنگوئی کا ماضی کی بجائے مستقبل سے زیادہ تعلق معلوم ہوتا ہے۔

جیسے کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ مذکورہ پیشنگوئی کے سینکڑوں اشعار دستیاب نہیں ہیں اسلئے بعض مقامات پر عدم تسلسل اور خلاء کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن رونما ہونے والے حوادث اور واقعات کا خاطر خواہ تسلسل اور ربط آگے آنیوالے غاصبانہ، فاتحانہ اور بیکرانہ کی قافیہ والے پیشنگوئی کے اشعار میں زیادہ واضح اور نمایاں نظر آتا ہے۔ لیکن بعض اشعار کا آگے پیچھے ہو جانا خارج از امکان نہیں اسی لئے واقعات کی ترتیب میں جا بجا بگاڑ کا شبہ ہوتا ہے۔

پانصدو ہفتاد ہجری بوچوں ایں گفتہ شد

قادر مطلق چنیں خواہد چناں پیدا شود

ترجمہ: جب یہ اشعار کہے گئے تو اس وقت 570 ہجری بمطابق 1174 عیسوی ہے۔ لہذا خدائے بزرگ و برتر اس طرح چاہتے ہیں اور اسی طرح ظاہر ہوگا۔

چوں شود در دور آنہا جور و بدعت را رواج

شاہ غربی بہر و فعش خوش عناں پیدا شود

ترجمہ: جب اس کے دور میں ظلم اور بدعت رواج پا جائے گا تو غرب کا بادشاہ ان کو دفع کرنے کیلئے حکومت کی اچھی باگ ڈور سنبھالنے والا پیدا ہوگا۔

قاتل کفار خواہد شد شہ شیر علی

حامی دین محمدؐ پاسباں پیدا شود

ترجمہ: شیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہوگا اور سید المرسلین اور خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا اور ملک کے پاسبان کے طور پر ظاہر ہوگا۔

تشریح: لیکن ابھی تک اس نام کی معروف شخصیت سامنے نہیں آئی۔ شاید مستقبل میں ظاہر ہو۔

درمیان ایں واں گردد بے جنگ عظیم

قتل عالم بے شبہ در جنگ شاں پیدا شود

ترجمہ: اسی دوران ایک بڑی جنگ عظیم لڑی جائیگی۔ اس جنگ سے ایک عالم کا قتل بغیر شک و شبہ ظاہر ہوگا۔

فتح یا بدشاہ غربستان بزور تیر و تیغ

قوم کافر را شکست بے گماں پیدا شود

ترجمہ: شاہ غربستان ہتھیاروں اور اسلحہ کے زور پر فتح حاصل کرے گا۔ جبکہ کافر قوم کو ایسی شکست سے دو چار ہونا پڑیگا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔

اب پیشن گوئی بارے یہ شعر بہت معنی خیز اور ٹھوس وضاحت کے ساتھ وقت کے تعین کا تقاضا کرتا ہے:

غلبہ اسلام باشد تا چہل در ملک ہند

بعد ازاں دجال ہم از اصفہاں پیدا شود

ترجمہ: اسلام کا غلبہ چالیس سال تک ہندوستان کے ملک میں رہے گا۔ اس کے بعد دجال ایران کے شہر اصفہان سے ظاہر ہوگا۔

تشریح: دجال (کافر) کے اچانک ظاہر ہونے کی خبر دینے والے اس شعر سے پہلے اور کئی شعر گزرے ہونگے جن کے بارے وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشن گوئی کے اشعار کا وسیع ذخیرہ ایک ہی جلد میں 850 سال کے طویل عرصہ کے بعد دستیاب ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ بہر حال تحقیق اور تلاش کا دروازہ ارباب ذوق و شوق کیلئے کھلا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسے نایاب خزانوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے ایک والہانہ جذبہ ضروری ہے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی ''پیدا شود'' کی ردیف میں اپنے آخری تین اشعار میں پیشن گوئی کرتے ہوئے انسان پر لرزہ طاری کر کے اسے عین قیامت کے کنارے کھڑا کر دیتا ہے:

از برائے دفع آں دجال ے گوئم شنو

عیسیٰ آید مہدی آخر زماں پیدا شود

ترجمہ: اس دجال کا فرکو دفع کرنے کیلئے میں بیان کرتا ہوں غور سے سنیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام آخر زماں ظاہر ہونگے۔

اور یوں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ پیشگوئی کے قصیدے کے "پیدا شود" ردیف کے آخری شعر (مقطع) میں اپنا نام لیکر آنے والے پر اسرار واقعات پر اپنا روحانی مہر ثبت کرتے ہوئے بہ آواز بلند کہتا ہے:

آگہی شد نعمت اللہ شاہ از اسرار غیب

گفتۂ اوبر مہر وماہ بے گماں پیدا شود

ترجمہ: نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ غیب کے رازوں سے باخبر ہوا لہٰذا ان کا کہا ہوا دنیا میں، کائنات میں، زمانے میں بغیر کسی شک وشبہ کے ظاہر ہوگا۔

22. (ج) مستقبل کی پیشنگوئی (ردیف ے بینم)

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی "پیدا شود" کی ردیف میں بیان کی گئی مستقبل کے بارے پیشنگوئی کے آخری تین اشعار کی مزید وضاحت میں ہم ان کے "ے بینم" کی ردیف کے چند اشعار بیان کرتے ہیں:

نائب مہدی آشکار شود
بلکہ من آشکار ے بینم

ترجمہ: نائب مہدی کا ظہور ہوگا، بلکہ میں تو اسے ظاہر دیکھ رہا ہوں

قائم شرع و آلِ پیغمبر
درجہاں آشکار ے بینم

ترجمہ: میں پیغمبر کی شرع کا قائم کرنے والا جہاں میں صاف ظاہر دیکھ رہا ہوں۔

صورت نیمہ ہمہ خورشید
بنظر آشکار ے بینم

ترجمہ: میں اس کی صورت دوپہر کے چمکنے والے سورج کی مانند دیکھ رہا ہوں۔

سمت مشرق زیں طلوع کند
ظہور دجال زار ے بینم

ترجمہ: میں اس کی مشرق کی جانب سے دجال لعین کا ظہور دیکھ رہا ہوں۔

رنگ یک چشم او بہ چشم کبود
خرے بر خر سوار ے بینم

ترجمہ: اس کی ایک آنکھ میں پھولا ہوگا جبکہ میں اس کو ایک گدھے پر سوار دیکھ رہا ہوں۔

لشکر او یود اصفہاں!
ہم یہود و نصاریٰ ے بینم

ترجمہ: اس کا لشکر اصفہان میں ہوگا۔ میں اس کو یہود اور نصاریٰ کے لشکر کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔

ہم مسیح از سماء فرود آید

پس کوفہ غبارے بینم

ترجمہ: حضرت مسیح بھی آسمان سے اتر آئیں گے۔ میں کوفہ میں غبار دیکھ رہا ہوں۔

از دم تیغ عیسیٰ مریم

قتل دجال زارے بینم

ترجمہ: حضرت عیسیٰ بن مریم کی تلوار سے میں دجال لعین کا قتل دیکھ رہا ہوں

زینت شرع دین از اسلام

محکم و استوارے بینم

ترجمہ: اسلام کی شریعت سے دین کی زینت ہوگی۔ میں دین کو محکم اور استوار دیکھتا ہوں۔

نہ ورد بے بخود ہے گویم

بلکہ از سر یارے بینم

ترجمہ: یہ واردات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ ذات باری تعالیٰ کے رازوں کو میں دیکھتا ہوں۔

نعمت اللہ نشستہ در کنجے

ہمہ را در کنارے بینم

ترجمہ: نعمت اللہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا سب کچھ ایک کنارے سے دیکھ رہا ہے۔

حصہ دوئم (۱): ماضی کی پیشنگوئی (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ)

اولیاء کرام اور صوفیاء عظام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں ان پر کب اور کس وقت جلال اور جمال کی کیفیت طاری ہوتی ہے، کب اور کیسے وہ حالت وجد میں آتے ہیں اور کب مکاشہ اور مشاہدہ اور الہام یا القاء کے ذریعے ان پر غیب کے پردے کھلتے ہیں اور کس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو لوح محفوظ میں جھانکنے کا اعلیٰ وارفع روحانی مرتبہ عطا کرتے ہیں ایسے بے شمار سوالات اور بہت زیادہ کرید سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انسان کو منع فرمایا ہے۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے اپنے پیشنگوئی کے قصیدے میں "پیدا شود" (پیدا ہوگا) کے ردیف میں خصوصی طور پر برصغیر پاک وہند میں رونما ہونے والے غیر معمولی حالات اور حوادث سے پردہ اٹھایا ہے۔ لیکن اب ویرانہ، زاہدانہ اور فاتحانہ وغیرہ قافیہ کے ذریعے حضرت نعمت اللہ شاہ کشمیری نے زیادہ وسعت اور وضاحت کے ساتھ برصغیر پاک وہند اور ملحقہ علاقہ جات میں پیش آنے والے واقعات اور حادثات کو ایسے بیباکانہ طور پر بیان کیا ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور دل دہلنے لگتا ہے۔ موقعہ کی مناسبت سے علامہ اقبال عقل اور عشق (حقیقی) کے بارے فرماتے ہیں:

خرد سے راہرو روشن بصر ہے
خرد کیا ہے؟ چراغ رہگذر ہے
درون خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا
چراغ رہگذر کو کیا خبر ہے

علامہ اقبال عشق حقیقی اور معرفت الٰہی کے بغیر عقل کو محدود قرار دیتے ہوئے دوبارہ فرماتے ہیں:

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

اسی طرح علامہ اقبال علم کو بھی محدود تصور کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کیلئے
لذت شوق بھی ہے نعمتِ دیدار بھی ہے

لہذا نعمت اللہ شاہ ولی "علم اور عقل کی سرحدوں سے آگے نکل کر درون خانہ ہنگاموں کی پردہ کشائی کرتے ہوئے کچھ یوں گویا ہوتے ہیں:

پارینہ قصہ شوئم از تازہ ہند گوئم
افتاد قرن دوئم کہ افتد از زمانہ

ترجمہ: میں قدیم قصہ کو نظر انداز کرتا ہوں۔ ہندوستان کے متعلق میں تازہ بیان کرتا ہوں کہ دوسرا قرن جو زمانہ میں آئے گا۔

23. صاحب قرن ثانی اولاد گورگانی
شاہی کند اما شاہی چو رستمانہ

ترجمہ: خاندان مغلیہ میں سے صاحب قرن ثانی ہند پر بادشاہی کرے گا لیکن بادشاہی دلیرانہ طور پر ہوگی۔

عیش ونشاط اکثر گردو مکاں بہ خاطر
گم مے کنند یکسر آں طرز ترکیانہ

ترجمہ: ان کے دلوں میں عیش وعشرت گھر کرلے گا۔ اور اپنے ترکیانہ طرز وانداز کو سراسر ترک کردینگے۔

تامدت سہ صد سال درملک ہند بنگال
کشمیر، شہر بھوپال گیرند تاکرانہ

ترجمہ: ان کی حکومت ہندوستان کے ملک میں بنگال، کشمیر اور شہر بھوپال کے آخر تک تین سو سال تک رہے گی۔

گیرند ملک ایراں، بلخ و بخارا، تہران
آخر شوند پنہاں، باطن دریں جہانہ

ترجمہ: یہ ملک ایران، بلخ، بخارا اور تہران پر بھی قابض ہو جائیں گے۔ لیکن آخر کار چھپ جائیں

گے۔اوراس جہان کے اندر باطن ہوجائیں گے۔

تا ہفت پشت ایشاں درملک ہند و ایراں

آخر شوند پنہاں در گوشہ نہانہ

ترجمہ: ان (مغل) کی سات پشتیں ہندوستان اور ایران کے ملک میں حکومت کریں گی۔لیکن آخر کار ایک گمنام گوشہ میں چھپ جائیں گے۔

بعد از سہ صد نہ بینی تو حکم گور گانی

چوں اصحاب کہف گردد در کہف غائبانہ

ترجمہ: تو تین سوسال بعد خاندان مغلیہ کی حکومت نہیں دیکھے گا۔یہ اصحاب کہف کی طرح غار میں غائب ہوجائیں گے۔

آں آخری زمانہ آید دریں جہانہ

شہباز سدرہ بینی از دست رائیگانہ

ترجمہ: اس دنیا میں وہ آخری زمانہ آئیگا جب شہباز سدرہ (اولیاء جن کی پرواز سدرۃ المنتہٰی تک ہو) تو دیکھے گا کہ وہ ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

24. آں راجگان جنگی مے خور مست بھنگی

در ملک شاں فرنگی آئند تاجرانہ

ترجمہ: وہ جنگجو راجے مہاراجے جو شراب اور بھنگ کے نشہ میں مست ہو گئے ،ان کے ملک میں انگریز تاجرانہ انداز میں داخل ہو گئے۔

تشریح: انگریز شروع میں ہندوستان کے مشہور مرچ مصالحوں کی تجارت کے بہانے مغل حکمرانوں سے بحیرہ ہند کے ساحل کے قریب واقع گوآ،سورت اور پانڈیچری میں تجارتی کوٹھیاں بنانے کی اجازت ملنے پر داخل ہوئے۔ہندوستان پر انگریزوں کا ایسٹ انڈیا کمپنی کی آڑ میں قبضہ کرنے اور اہل ہند پر ایک سو سال سے زائد عرصہ تک حکومت کرنے کا پہلا بیج اس طرح بویا گیا۔اسلئے شعر میں لفظ ''تاجرانہ'' استعمال ہوا ہے۔

رفتہ حکومت از شاں آید بہ غیر مہماں
اغیار سکہ رانند از ضرب حاکمانہ

ترجمہ: مغل حکمرانوں کی حکومت چلی جائیگی۔ غیر کے ہاتھوں میں آجائیگی۔ جو مہمان بن کر آئے ہونگے وہ آخر کار اپنا حاکمانہ سکہ چلائیں گے۔

بنی تو عیسوی را بر تخت بادشاہی
گیرند مومناں را از حیلۂ بہانہ

ترجمہ: تو عیسائیوں کو بادشاہی کے تخت پر دیکھے گا۔ یہ مکروفریب سے مسلمانوں کی پکڑ دھکڑ کریں گے۔

صد سال حکم ایشاں در ملک ہند میداں
من دیدم اے عزیزاں! ایں نکتہ غائبانہ

ترجمہ: سو سال تک ہندوستان پر ان کی حکومت ہوگی۔ اے عزیزو! میں نے یہ غیبی نکتہ دیکھا ہے۔

اسلام، اہل اسلام گردد غریب و حیراں
بلخ و بخارا، طہراں درہند سند بیانہ

ترجمہ: اسلام اور اسلام والے لاچار اور حیران رہ جائیں گے بلخ، بخارا، طہران، سندھ اور ہند میں۔

در مکتب و مدارس علم فرنگ خوانند
درعلم فقہ و تفسیر غافل شوند بیگانہ

ترجمہ: سکولوں اور درسگاہوں میں انگریزی علم پڑھیں گے جبکہ فقہ اور تفسیر کے علم سے غافل اور بیگانہ ہوجائیں گے۔

25. حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشگوئی جو **850** سال پہلے بیان کی گئی، وقت گزرنے کے ساتھ ان کے اشعار کی ترتیب سے قطع نظر آج سے قریباً **100** سال قبل اور پیشگوئی کی تحریر کے **750** سال بعد یعنی بیسویں صدی کی ابتدا میں رونما ہونے والے واقعات اور ایجادات سے متعلق درج ذیل دو اشعار پیشگوئی کی سچائی اور سند پر مہر ثبت کرتے ہیں:

آلات برق پیما اسلاح حشر برپا
سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ

ترجمہ: برق پیما آلات اور میدان جنگ میں حشر برپا کرنے والا اسلحہ اس زمانہ کے مشہور و معروف سائنس دان بنائیں گے۔

باشی اگر بہ شرق، شنوی کلام مغرب
آید سرود غیبی بر طرز عرشیانہ

ترجمہ: اگر تم مشرق میں بیٹھے ہو گے تو تم مغرب کی باتیں سنو گے۔ آسمان کی طرح غیب سے نغمے آیا کرینگے۔

تا چار سال جنگے افتد بہ بر غربی
فاتح الف گردو بر جیم فاسقانہ

ترجمہ: مغربی ممالک (یورپ وغیرہ) پر چار سال کیلئے ایک جنگ واقع ہو گی۔ الف (انگلستان) جیم (جرمن) پر فاسقانہ طور سے فتح پا لے گا۔

تشریح: یہ شعر جنگ عظیم اول جو 1914 سے 1918 تک لڑی گئی، کو ظاہر کرتا ہے۔

جنگ عظیم باشد، قتل عظیم سازد
یک صد وی و یک لک باشد شمار جانہ

ترجمہ: یہ عالمگیر جنگ اول ہو گی جس میں بہت بڑا قتل واقع ہو گا۔ ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانیں ضائع ہو جائیں گی۔

اظہار صلح باشد چوں صلح پیش بندی
بل مستقل نباشد ایں صلح درمیانہ

ترجمہ: پیش بندی کے طور پر صلح کا اظہار ہو گا۔ لیکن یہ صلح ان کے درمیان مستقل نہ ہو گا۔

ظاہر خموش لیکن پنہاں کنند ساماں
جیم والف مکرر رو در ، مبارزانہ

ترجمہ: بظاہر دونوں خاموش ہو نگے لیکن در پردہ جرمنی اور انگلستان بدستور جنگی تیاریوں میں مصروف ہو نگے۔

وقت کہ جنگ جاپان با چین اقتیاں شد
نصرانیاں بہ پیکار آیند باہمانہ

ترجمہ: جس وقت جاپان کی جنگ چین کے ساتھ واقع ہوگی عیسائی آپس میں لڑائی کریں گے۔

قوم فرنسوی را بر ہم نمود اول
با انگلیس و اطالین گیرند خاصمانہ

ترجمہ: وہ سب سے پہلے فرانس پر حملہ آور ہو کر قبضہ کرے گا۔ برطانیہ اور اٹلی والے خاصمانہ جنگ اختیار کریں گے۔

پس سال بست و یکم آغاز جنگ دوئم
مہلک ترین اول باشد بہ جارحانہ

ترجمہ: (جنگ عظیم اول کے) اکیس سال بعد (یعنی جنگ عظیم اول کے اختتامی سال 1918 کے بعد 1939 میں) دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوگا جو جنگ عظیم اول سے بہت زیادہ مہلک اور جارحانہ ہوگی۔

تشریح: یہ جنگ عظیم دوئم انگلینڈ کی طرف سے چرچل اور جرمنی کی طرف سے ہٹلر کی سربراہی میں 1939 سے 1945 تک عالمی سطح پر لڑی گئی۔ امریکہ کی طرف سے جاپان کے دو بڑے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایٹم بم گرانے سے اس جنگ کا خاتمہ ہوا۔

نصرانیاں کہ باشند ہندوستاں سپارند
تخم بدی بکارند از فسق جاودانہ

ترجمہ: اس کے بعد عیسائی (انگریز) ہندوستان چھوڑ جائیں گے۔ لیکن جاتے ہوئے اپنے فسق سے ہمیشہ کیلئے بدی کا بیج بو جائیں گے۔

تشریح: انگریزوں نے یہ بدی کا بیج متعدد مسلم اکثریتی صوبوں، اضلاع اور ریاست جموں و کشمیر کو بھارت کے حوالے کرنے کی صورت میں بویا، جس پر آج تک ہندوستان اور پاکستان کے درمیان چار جنگیں لڑی جا چکی ہیں۔ قائداعظم کے الفاظ میں "کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے" اور اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بھی کشمیر ہی میں ہوا۔

آں مردمانِ اطراف چوں مژدہ ایں شنودند
یکبار جمع آیند برباب عالیانہ

ترجمہ: جب ارد گرد کے لوگ یہ خوشخبری سنیں گے تو باب عالی پر فوراً ہی اکٹھے ہو جائیں گے۔

26. تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا
آشوب ورنج پیدا از مکرو از بہانہ

ترجمہ: ہندوستان دو حصوں میں واضح طور پر تقسیم ہو جائے گا۔ لیکن مکر و فریب سے آشوب و رنج پیدا ہوگا۔

27. تقسیم ہند کے بعد بے تاج بادشاہوں کے دور میں معاشرے کی زبوں حالی، علماء کی ریاکاری جنسی سیاہ کاری اور رشوت کی فراوانی کے بارے حضرت نعمت اللہ شاہ اپنی آفاقی پیشگوئی میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں
اجراء کنند فرماں فی الجملہ مہملانہ

ترجمہ: ہندوپاک پر بے تاج لوگ بادشاہی کریں گے۔ جبکہ نادان حکام احمقانہ احکام جاری کرینگے۔

از رشوتِ تساہل دانستہ از تغافل
تاویل یاب باشند احکامِ خسروانہ

ترجمہ: یہ رشوت لے کر سستی کریں گے۔ جان بوجھ کر غفلت کریں گے۔ اپنے شاہی احکامات کیلئے بے سروپا جواز پیش کریں گے۔

عالم ز علم نالاں، داناز فہم گریاں
ناداں بہ رقصِ عریاں مصروف والہانہ

ترجمہ: (حقیقی) عالم اپنے علم پر گریہ وزاری کریں گے۔ دانا لوگ اپنی فہم و فراست کا رونا روئیں گے۔ جبکہ نادان لوگ عریاں ناچ گانوں میں دیوانہ وار مصروف ہونگے۔

شفقت بہ سرد مہری، تعظیم در دلیری
تبدیل گشتہ باشد از فتنۂ زمانہ

ترجمہ: شفقت سردمہری میں اور تعظیم دلیری میں تبدیل ہو جائیگی۔ یہ زمانہ میں فتنہ کے سبب سے ہوگا۔

ہمشیر با برادر پسران ہم بہ مادر
نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ

ترجمہ: بہن بھائی کے ساتھ، بیٹے ماؤوں کے ساتھ اور باپ بیٹی کے ساتھ عاشقانہ فعل کے مجرم ہونگے۔

تشریح: حضرت نعمت اللہ شاہ نے اس شعر میں "مجرم بہ عاشقانہ" کے الفاظ استعمال کر کے جنسی سیاہ کاری کی قبیح ترین حالت کو قدرے مہذب زبان میں بیان کرنے کی سعی فرمائی ہے، جو اخلاقیات کے ارفع واعلیٰ مراتب پر فائز صوفیاء اور اولیاء کا وطیرہ ہے۔

از امت محمدؐ سرزد شوند بیحد
افعال مجرمانہ، اعمال عاصیانہ

ترجمہ: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے بکثرت مجرمانہ افعال اور عاصیانہ اعمال سرزد ہونگے۔

فسق وفجور ہر سو رائج شود بہ ہر گو
مادر بہ دختر خود سازد بسے بہانہ

ترجمہ: ہر طرف اور ہر گلی کوچہ میں فسق وفجور عام ہو جائے گا۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت بہانہ سازی کرے گی۔

حلت رود سراسر حرمت رود سراسر
عصمت رود برابر از جبر مغویانہ

ترجمہ: حلال جاتا رہے گا۔ حرام کی تمیز جاتی رہے گی۔ عورتوں کی عصمت جابرانہ اغوا سے جاتی رہے گی۔

بے مہرگی سر آید پردہ دری آید
عصمت فروش باطن معصوم ظاہرانہ

ترجمہ: نفرت پیدا ہوگی۔ بے پردگی آجائیگی، عورتیں بے پردہ ہونگی۔ بظاہر معصوم لیکن اندر سے عصمت فروش ہوں گی۔

دختر فروش باشند عصمت فروش باشند
مردان سفلہ طینت با وضع زاہدانہ

ترجمہ: اکثر لوگ دختر فروشی اور عصمت فروشی کریں گے۔ بدکردار لوگ اپنی ظاہری وضع قطع زاہدوں جیسی رکھیں گے۔

بے شرم و بے حیائی در مرد ماں فزاید
مادر بہ دختر خود خود را کند میزانہ

ترجمہ: لوگوں مین بے شرمی اور بے حیائی زیادہ ہو جائیگی۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے آپ کا موازنہ کرے گی۔ گویا ماں حسن و جمال اور طرز و انداز میں خود کو اپنی بیٹی سے کم نہیں سمجھے گی۔

کذب و ریاء و غیبت، فسق و فجور بیحد
قتل و زنی و اغلام ہر جا شوند عیانہ

ترجمہ: جھوٹ اور ریاکاری، غیبت اور فسق و فجور کی زیادتی ہوگی۔ قتل، زنا اور اغلام بازی ہر جگہ عام ہو جائے گی۔

28. اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ اپنی پیشنگوئی کا رخ زمانے کے جاہل اور ریاء کار علماء اور گمراہ مفتیان کی طرف موڑتے ہوئے ان کے تن بدن سے ظاہری زیب و زینت کا طرہ اور جبہ قبہ ہٹا کر انہیں اپنے اصلی رنگ و روپ میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آں مفتیان گمرہ فتوے دہند بیجا
در حق بیان شرع سازند بے بہانہ

ترجمہ: وہ گمراہ مفتی غلط فتوے دیا کریں گے۔ شریعت کے حق بیان میں بہت بہانہ سازی کریں گے۔

فاسق کند بزرگی بر قوم از سترگی
پس خانہ اش بزرگی خواہد شود ویرانہ

ترجمہ: فاسق لوگ بڑی صفائی سے اپنی قوم پر بزرگی کریں گے۔ پھر ان بزرگوں کے گھروں میں ویرانی آئے گی۔

احکام دین اسلام چوں شمع گشتہ خاموش
عالم جہول گردد جاہل بہ عالمانہ

ترجمہ: دین اسلام کے احکام شمع کی مانند خاموش ہوجائیں گے۔عالم جاہل ہوجائیگا۔جاہل گویا عالم بن جائے گا۔

آں عالمانِ عالم گردند ہمچوں ظالم
ناشستہ روئے خود را بر سر نہند عمامہ

ترجمہ: وہ دنیا کے عالم ظالموں کی طرح ہوجائیں گے۔اپنے نہ دھوئے ہوئے چہرے کو سر پر دستار فضیلت رکھ کر سجائیں گے۔

زینت دہند خود را باطرہ و باجبہ
گو سالہ سامری را باشد درون جامہ

ترجمہ: اپنے آپ کو طرہ اور جبہ قبہ کے ذریعے زینت دیں گے۔گویا سامری جادوگر کے بچھڑے کو لباس کے اندر چھپالیں گے۔

زاہد مطیع شیطاں،عالم عدو رحمٰن
عابد بعید ایشاں، درویش باریانہ

ترجمہ: زاہد شیطان کی اطاعت کرنے والے اور عالم رحمٰن سے دشمنی کرنے والے ہونگے۔جبکہ عابد عبادت سے دور اور درویش ریاکاری کرنے والے ہوں گے۔

رسم و رواج ترسا، رائج شود بہ ہرجا
بدعت رواج گردد نیز سنت غائبانہ

ترجمہ: عیسائیوں جیسا رسم ورواج ہر جگہ رائج ہوگا۔بدعت رواج پاجائیگی۔سنت پیغمبری غائب ہوگی۔

29
ناگاہ مومناں را شور پدید آید
با کافراں نمایند جنگے چوں رستمانہ

ترجمہ: اچانک مسلمانوں کو ایک ظاہر شور سنائی دے گا کافروں کے ساتھ ایک دلیرانہ جنگ لڑی جائے گی۔

تشریح: یہ شعر اور اس کے بعد اگلے چار شعر واضح طور پر 6 ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کو ظاہر کرتے ہیں۔

شمشیر ظفر گیرند با خصم جنگ آرند
تا آنکہ فتح یابند از لطفِ آں یگانہ

ترجمہ: یہ (پاک فوج) فتح والی تلوار پکڑ کر دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فتح حاصل کرلیں گے۔

از قلب پنج آبی خارج شوند ناری
قبضہ کنند مسلم بر شہر غاصبانہ

ترجمہ: پنجاب کے قلب سے ناری (جہنمی) لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان شہر پر غاصبانہ قبضہ کرلیں گے۔

تشریح: ایک لحاظ سے لاہور کو پنجاب کا دل کہا جاتا ہے۔ 65ء کی جنگ میں دشمن کی فوجیں اچانک حملہ کرکے لاہور کے شالامار باغ سے چند میل دور باٹا پور کے قرب و جوار تک پہنچ گئی تھیں۔ لیکن پاک فوج کی سخت مزاحمت سے وہ بی۔ آر۔ بی نہر کو کراس نہیں کرسکیں۔ بی۔ آر۔ بی پل کے ساتھ سڑک کے کنارے ان عظیم شہداء کی یادگار کھڑی ہے جنہوں نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کرکے لاہور کا دفاع کیا۔ دوسرے معنوں میں یہ شعر واہگہ سرحد کے قریب ہندوستان کے اندر کھیم کرن شہر پر پاک فوج کے قبضہ کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

از لطف و فضل یزداں بعد از ایام ہفدہ
خوں ریختہ و قربان دادند غازیانہ

ترجمہ: سترہ روز کی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کے غازی خونریزی کرکے اور قربانی دے کر کامیاب ہونگے۔

تشریح: اس شعر میں "ایام ہفدہ" (17 دن) کے الفاظ کہہ کر حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے 800 سال قبل 6 ستمبر 1965ء کی پاک بھارت کی سترہ روزہ جنگ نہ ایک دن کم، نہ ایک دن زیادہ، کی بات کرکے اپنی پیشگوئی کا لوہا منوایا ہے۔

در حین بیقراری ہنگام اضطراری
رحمے کند چو باری برحال مومنانہ

ترجمہ: اس بے قراری اور اضطراب کے وقت ذات باری تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائیں گے۔

30. مومنان میر خود را از سفینہ تنزیل سازند
بر مسلماں بیاید تذلیل خاسرانہ

ترجمہ: مسلمان اپنے امیر (صدر) کو اپنی حماقت سے (عہدہ صدارت سے) اتار دیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں پر خسارہ والی ذلت آئے گی۔

تشریح: 1965 کی جنگ کے تذکرے کے بعد اس شعر میں در حقیقت صدر محمد ایوب خان کو اپنے مسند سے اُتارنے کے عمل کو مسلمانوں کیلئے ایک ذلت آمیز اور نقصان دہ امر قرار دیا گیا ہے۔

خون جگر بنوشم از رنج با تو گویم
للہ ترک گردان آں طرز راہبانہ

ترجمہ: میں اپنے جگر کا خون پی کر بڑے رنج و غم کے ساتھ تجھے کہتا ہوں کہ خدا کیلئے وہ راہبوں والا طریقہ ترک کر دیں۔

تشریح: اس شعر میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے "خون جگر" پینے کے سنگین الفاظ استعمال کر کے مسلمانوں پر آگے آنیوالی قتل و خونریزی اور تباہی و بربادی کے المناک واقعات کے بارے بروقت خبردار کیا۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے حکمرانوں اور عوام نے اس مقدس پیشگوئی کے ان پرشگون اشعار کو اہمیت دیکر آنیوالی بلا اور طوفان کو ٹالنے کی کوشش نہیں کی۔

31. قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید
آخر خدا بہ سازد یک حکم قاتلانہ

ترجمہ: ایک بہت بڑا قہر آئیگا جو سزا کے طور پر ہوگا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ ایک قاتلانہ حکم جاری کر دیں گے۔

کشتہ شوند مسلماں افتاں شوند خیزاں
از دست تیزہ بنداں یک قوم ہندوآنہ

ترجمہ: ایک اسلحہ بند ہندو قوم کے ہاتھوں مسلمان گرتے پڑتے اور اٹھتے ہوئے جان سے مارے جائیں گے۔

مشرق شود خرابے از مکر حیلہ کاراں
مغرب دہند گریہ بر فعل سنگدلانہ

ترجمہ: مشرقی پاکستان حیلہ کاروں کے فریب سے تباہ ہوگا۔ جبکہ مغربی پاکستان والے اپنے سنگدلانہ فعل پر گریہ وزاری کرینگے۔

تشریح: اہل فہم و فراست پاکستان کے حکمرانوں اور مغربی پاکستان کے بااختیار بیورو کریسی کی متعصبانہ، جانبدارانہ اور غیر منصفانہ پالیسیوں کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیادی وجہ قرار دیتے ہیں۔

ارزاں شود برابر جائیداد و جان مسلم
خوں می شود روانہ چوں بحر بیکرانہ

ترجمہ: مسلمانوں کی جان اور جائیداد یکساں طور پر سستی ہوگی۔ ایک بحر بیکراں کی طرح مسلمانوں کا خون رواں ہوگا۔

شہر عظیم باشد، اعظم ترین مقتل
صد کربلا چوں کربل باشد بخانہ خانہ

ترجمہ: ایک بہت بڑا شہر (ڈھاکہ) ایک بہت بڑا مقتل بنے گا۔ کربلا کی طرح سینکڑوں کربلائیں گھر گھر رونما ہوں گی۔

تشریح: اس وقت ڈھاکہ یونیورسٹی اور دیگر متعدد مقامات کو مغربی پاکستان کے لوگوں کے بلاتفریق قتال کے لئے زور وشور سے استعمال کیا جاتا تھا۔ غیر بنگالیوں کے گھر اور گلی کوچوں سے خون کی ندیاں جاری تھیں۔ ہندوستانی افواج کی مدد اور مظالم سے بے گناہ نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں کی لاشوں سے زمین پر قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ عورتوں کی عصمت دری عام تھی۔ اسی لئے حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے مشرقی پاکستان کے ہر غیر بنگالی کے گھر کی اندرونی حالت کو "صد کربلا" سے تشبیح دی ہے۔

رہبرز مسلماناں در پردہ یار آناں
امداد دادہ باشد از عہد فاجرانہ

ترجمہ: مسلمانوں کے رہبر (شیخ مجیب الرحمن وغیرہ) در پردہ بھارتی فوج کے دوست ہونگے اور اپنے فاجرانہ اقرار سے انہیں امداد دیں گے۔

از کاف شش حروفی بقال کینہ پرور
مفتح شود یقینی از مکر ما کرانہ

ترجمہ: وہ کینہ پرور بنیا (اندرا گاندھی) جس کا نام گ کے حرف سے شروع ہوگا اس کے نام کے کل چھ حروف (گ۔ا۔ن۔د۔ھ۔ی) ہونگے وہ اپنے مکر اور مکاری سے یقینی طور پر فاتح ہوگی۔

این قصہ بین العیدین از شین و نون شرطین
سازد ہنود بدرا مغلوب فی زمانہ

ترجمہ: یہ واقعہ دو عیدوں کے درمیاں رونما ہوگا جبکہ سورج پچاس درجہ پر ہوگا اور چاند شرطین کی منزل میں ہوگا۔ اس وقت ہندو ہر بڑے آدمی کو مغلوب کردے گا۔ دراصل شین سے شمس مراد ہے اور نون سے پچاس درجہ، شرطین سے چاند کی دو تاریخ مراد ہے۔ (یہ واقعہ 22 نومبر 1971ء کو صدر یحیٰ خان کے دور میں رونما ہوا۔)

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اب تک پچھلے صفحات میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کی پیشگوئی کے جو چیدہ چیدہ اشعار گزرے ہیں، ان میں بعض مقامات پر واقعات کے لحاظ سے ترتیب اور تسلسل قائم نظر نہیں آتا۔ بہ الفاظ دیگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درمیان سے کچھ اشعار غائب ہوگئے ہیں یا پھر صدیوں سے اصل قلمی نسخہ سے نقل در نقل کرکے کچھ اشعار آگے پیچھے ہوگئے ہیں۔ لیکن ان سب میں ایک بات مشترک ہے کہ یہ تمام اشعار ماضی قریب یا بعید کے واقعات اور حوادث بیان کرتے ہیں۔ جبکہ آج سے قریباً 70 برس پیچھے کے واقعات کی تصدیق کیلئے ہمارے درمیان اب بھی ایسے ہزاروں بزرگ عینی شاہدین موجود ہیں جنہوں نے نہ صرف قیام پاکستان بلکہ اس سے قبل جنگ عظیم دوئم وغیرہ کے واقعات بھی اپنی آنکھوں سے دیکھے، جو اس مقدس پیشگوئی کی سچائی اور صداقت پر مہر ثبت کرتے ہیں۔ اسی طرح پانچ چھ سو سال قبل کی تاریخ کے مطابق نعمت اللہ شاہ ولی نے اپنے گزرے ہوئے پیشگوئی کے اشعار میں خاندان مغلیہ کے قریباً تمام بادشاہوں کے ناموں اور ان کی مدت حکمرانی کا ذکر کیا ہے۔

(ب) حال کی پیشگوئی:

32. اب ماضی کی پیشگوئی کو خیر باد کہتے ہوئے ہم پہلے "حال" کے ایسے تین اشعار بیان کرتے ہیں جو غالباً موجودہ دور سے متعلق معلوم ہوتے ہیں اور جن میں لفظ "قاضی" (جج)، "جنگ قاضی" شکاری، سگ (کتا)، رشوت اور مسند جہالت" کے پرمعنی الفاظ بے دریغ استعمال ہوئے ہیں۔

"جنگ قاضی" یعنی قاضی یا "جج کی لڑائی" کے الفاظ بلاشبہ موجودہ عدلیہ کے بحران ہی کو ظاہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ فرماتے ہیں:

در مومناں نزارے، در جنگ قاضی آرے
چوں سگ پے شکاری، گردد بے بہانہ

ترجمہ: قاضی کی لڑائی میں کمزور مسلمان شکاری کے پیچھے کتے کی طرح بہانہ سازی کریں گے۔

بنی تو قاضیاں را بر مسند جہالت
گیرند رشوت از خلق علامہ با بہانہ

ترجمہ: قاضیاں یعنی ججوں کو تو جہالت کی مسند پر دیکھے گا۔ بڑے بڑے علم والے لوگ بہانہ سے لوگوں سے رشوت لیں گے۔

گر دانگ از بہ رشوت در چنگ قاضی آری
چوں سگ پے شکاری قاضی کند بہانہ

ترجمہ: اگر تو قاضی (جج) کی مٹھی میں چاندی کے چند سکے دے دیگا تو قاضی شکاری کتے کی طرح بہانہ سازی کرے گا۔

تشریح: چونکہ درج بالا تینوں اشعار میں لفظ "بہانہ" قافیہ میں استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا اس بہانہ کا مفہوم قانون کی غلط اور من مانی توضیح و تشریح بھی مراد لی جاسکتی ہے۔ جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ قانون موم کی ناک ہے، اسے جدھر موڑنا چاہو مڑ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج (2009) پاکستان کی عدلیہ عوام کی حمایت سے محروم ہے۔

33. از اہل حق نہ بینی درآں زماں کسے را
دُزدان و رہزنے را بر سر نہند عمامہ

ترجمہ: تو اس وقت کسی کو اہل حق نہ دیکھے گا۔ لوگ "چور" اور "ڈاکوؤں" کے سر پر دستار رکھیں گے۔
تشریح: یہ شعر بھی حال یعنی موجودہ دور سے متعلق معلوم ہوتا ہے بعض اوقات بات اشارہ و کنایہ میں کہی جاتی ہے۔

یہ شعر بھی زمانہ حال یعنی موجودہ دور کے بارے میں ہو سکتا ہے:

34. بر مومناں غربی شد فضل حق ہویدا
آید بدست ایشاں مردان کاروانہ

ترجمہ: مغرب کے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوگا۔ ان کے ہاتھ کام چلانے والے آدمی آ جائیں گے۔
تشریح: موجودہ دور میں پاکستان میں کوئی ایسی غیر معمولی شخصیت یا دیانتدار سیاستدان تو پیدا ہوا نہیں جسے خراج تحسین پیش کیا جا سکے۔ مذکورہ شعر کے مطابق قوم کے ہاتھ حقیقتاً اگر کوئی کام چلانے والا آدمی آیا ہے تو وہ صرف ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہی ہے جسے تمام قوم اپنا قومی ہیرو ماننے پر متفق ہیں۔ کسی نے بجا کہا ہے کہ اگر قائداعظم نے پاکستان بنایا، تو ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے پاکستان بچایا۔ آج اگر دشمن مذاکرات کے میز پر بیٹھنے کیلئے تیار ہوا ہے تو اس کی واحد وجہ صرف ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ایٹم بم ہے جس سے پاکستان دنیا کے 192 ممالک میں ساتویں ایٹمی طاقت کے طور پر اُبھر آیا۔

35. نیکی تو چند معروف پنہاں شود در عالم
سازند حیلہ افسوں نامش نہند نظامہ

ترجمہ: نیک کام کرنے کی نصیحت دنیا میں چھپ جائے گی۔ دھوکہ بازی اور فسوں سازی کے حربوں اور ہتھکنڈوں کا نام نظام حکومت رکھ لیں گے۔
تشریح: آزمائے ہوئے پیشہ ور سیاستدانوں اور حکمرانوں نے آج کل "نظام حکومت" بدلنے کے نت نئے پرکشش نعروں سے عوام کو ایک بار پھر دھوکہ دینے اور لوٹنے کے حکمت عملی پر کام شروع کر رکھا ہے: آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا" یا یوں سمجھ لیجئے کہ "نیا جال لائے پرانے شکاری"۔

36. گردد ریاہ مروج در شرق و غرب ہر سُو
فسق و فجور باشد منظور خاص و عامہ

ترجمہ: مشرق اور مغرب میں ہر طرف ریاہ کاری رواج پا جائے گی۔ عام و خاص لوگوں کیلئے فسق و فجور منظور خاطر ہوگا۔

حصہ سوم: مستقبل کی پیشگوئی (قافیہ زمانہ، بہانہ وغیرہ)

اب تک 850 سال پر محیط ماضی اور حال کے واقعات کے بارے حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشگوئی کے چیدہ چیدہ اشعار بیان کئے گئے۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ لیکن اب پیشگوئی کا اہم ترین حصہ شروع ہوتا ہے جس میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ علم وعرفاں کے بحر بیکراں کے شناور کی حیثیت سے آنیوالے مستقبل کے نیک وبد اور ہیبتناک اور عبرتناک واقعات سے پردہ ہٹاتے ہوئے مسلمانوں کو غیب کے رازوں میں جھانکنے کا موقع فراہم کرتے ہیں تاکہ مسلم امہ دین اسلام پر کاربند رہتے ہوئے اپنے اخلاق سنواریں اور باطل قوتوں کے خلاف جہاد کیلئے ہمہ وقت تیار رہیں، حضرت نعمت اللہ شاہ ولی آج کے بعد مستقبل کے واقعات اور حادثات کی پیشگوئی کرتے کرتے انسان کو قرب قیامت تک پہنچا دیتے ہیں۔

37. اندر نماز باشند غافل ہمہ مسلماں
عالم اسیر شہوت ایں طور در جہانہ

ترجمہ: سب مسلمان نماز سے غافل رہیں گے۔ لوگ شہوت کے قیدی ہوں گے۔ دنیا میں ایسا ہی ہوگا۔

روزہ، نماز، طاعت، یکدم شوند غائب
درحلقۂ مناجات تسبیح از ریانہ

ترجمہ: روزہ، نماز اور احکام کی بجا آوری یک لخت غائب ہو جائے گی۔ مناجات کی مجالس میں ریا کارانہ طور سے ذکر واذکار ہوگا۔

تشریح: ذکر واذکار کا یہ ریاکارانہ انداز ابھی سے جابجا دیکھنے میں آرہا ہے نہ جانے مستقبل میں یہ ریاکاری کس نہج پر پہنچ جائے گی۔

شوق نماز و روزہ، حج و زکواۃ و فطرہ
کم گردد و بر آید یکبار خاطرانہ

ترجمہ: نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور فطرانہ ادا کرنے کا شوق کم ہو جائے گا۔ دلوں پر ایک بوجھ معلوم ہوگا۔

ہم سودے ستانند از مردمان مسکین
برسر غرور ولعنت، برسر نہند خزانہ

ترجمہ: ایک جماعت مجبور لوگوں سے سود لیا کرے گی۔ ان پر لعنت ہو۔ یہ سر پر خزانہ رکھے ہوئے ہوں گے۔

38. ماہ محرم آید چوں تیغ با مسلماں
سازند مسلم آندم اقدام جارحانہ

ترجمہ: محرم کے مہینہ میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار آجائیں گے۔ مسلمان اس وقت جارحانہ قدم اٹھائیں گے۔

تشریح: آج سے 37 سال قبل مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے صدمہ کے چند ماہ بعد 1972ء میں کسی نے چلتے چلتے راقم الحروف کو ایک بڑے سائز کا ورق دیا جس پر حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشگوئی کے تیس چالیس اشعار چھپے ہوئے تھے۔ ماضی کی پیشگوئی کے متعدد اشعار کو درست تسلیم کرتے ہوئے جب مشرقی پاکستان کے المیہ سے متعلق چند اشعار پڑھے تو پاکستان کے مستقبل کے متعلق کوئی اچھی خبر سننے کیلئے دل بے چین ہو گیا۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ اس وقت مستقبل کے بارے یہی شعر تھا کہ "ماہ محرم آید...... اقدام جارحانہ" جس میں امید کی کرن نظر آئی اور جس کے وقوع پذیر ہونے کیلئے اب تک راقم الحروف انتظار میں ہے یہ نہ جانتے ہوئے کہ وہ "محرم" کا مہینہ کس سال کا ہوگا۔ بہر حال پیشگوئی کے تقدس کا تقاضا ہے کہ بعض مقامات پر حقائق کو کسی قدر پوشیدہ اور طویل انتظار کو روا رکھا جائے۔

39. بعد آں شود چوں شورش در ملک ہند پیدا
فتنہ فساد برپا بر ارضِ مشرکانہ

ترجمہ: اس کے بعد ہندوستان کے ملک میں ایک شورش ظاہر ہوگی۔ مشرقانہ سرزمین پر فتنہ وفساد برپا ہوگا۔

40. درحین خلفشارے قومے کہ بت پرستاں
بر کلمہ گویاں جابر از قہر ہندوانہ

ترجمہ: اس خلفشار کے وقت بت پرست قوم کلمہ گو مسلمانوں پر اپنے ہندوانہ قہر وغضب کے ذریعے جابر ہوں گے۔

41. بہر صیانت خود از سمت کج شمالی
آید برائے فتح امداد غائبانہ

ترجمہ: اپنی مدد کیلئے شمال مشرق کی طرف سے فتح حاصل کرنے کیلئے غائبانہ امداد آئے گی۔

آلات حرب و لشکر در کار جنگ ماہر
باشد سہیم مومن بے حد و بیکرانہ

ترجمہ: جنگی ہتھیار اور جنگی کارروائی کا ماہر لشکر آئیگا، جس سے مسلمانوں کو زبردست اور بے حساب تقویت پہنچے گی۔

42. عثمان و عرب و فارس ہم مومنان اوسط
از جذبۂ اعانت آیند والہانہ

ترجمہ: ترکی، عرب، ایران اور مشرق وسطی والے امداد کے جذبہ سے دیوانہ وار آئیں گے۔

اعراب نیز آیند از کوہ و دشت و ہاموں
سیلاب آتشیں شد از ہر طرف روانہ

ترجمہ: نیز پہاڑوں، بیابانوں اور صحراؤں سے اعراب بھی آئیں گے۔ آگ والا سیلاب ہر طرف رواں دواں ہوگا۔

43. چترال، ناگا پربت، باچین، ملک گلگت
پس ملک ہائے تبت گیر نار جنگ آنہ

ترجمہ: چترال، نانگا پربت، چین کے ساتھ گلگت کا علاقہ مل کر تبت کا علاقہ میدان جنگ بنے گا۔

44. یکجا شوند عثمان ہم چینیاں و ایران
فتح کنند ایناں کل ہند غازیانہ

ترجمہ: ترکی، چین اور ایران والے باہم یکجا ہو جائیں گے۔ یہ سب تمام ہندوستان کو غازیانہ طور سے فتح کرلیں گے۔

غلبہ کنند ہچوں مورو ملخ شباشب
حقا کہ قوم مسلم گردند فاتحانہ

ترجمہ: یہ چیونٹیوں اور ٹڈیوں کی طرح راتوں رات غلبہ حاصل کرلیں گے۔ میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالی

کی کہ مسلمان قوم فاتح ہوگی۔

45. کابل خروج سازد در قتل اہل کفار

کفار چپ و راست سازند بے بہانہ

ترجمہ: اہل کابل بھی کافروں کے قتل کرنے کیلئے نکل آئیں گے۔ کافر لوگ دائیں بائیں بہانہ سازی کریں گے۔

46. از غازیانِ سرحد لرزد زمیں چو مرقد

بہر حصولِ مقصد آیند والہانہ

ترجمہ: سرحد کے غازیوں سے زمین مرقد کی طرح لرزے گی۔ وہ مقصد کے حصول کیلئے دیوانہ وار آئیں گے۔

تشریح: اوپر کے دو اشعار مستقبل میں سرحد کے غازیوں اور آفغانستان کے مجاہدوں کا کفار کے خلاف زور دار جہاد اور دیوانہ وار یلغار ظاہر کرتے ہیں۔ (اللہ اکبر)

47. از خاص و عام آیند جمع تمام گردند

درکار آں فزاید صد گونہ غم افزانہ

ترجمہ: عام و خاص سب کے سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔ اس کام میں سینکڑوں قسم کے غم کی زیادتی ہوگی۔

تشریح: غازیانہ، دلیرانہ اور فاتحانہ انداز سے کفار کے خلاف جہاد میں کامیابی کی نشانیوں کے باوجود ایک نامعلوم "غم" کیلئے تمام مسلمانوں کا باہم جمع ہونا تشویشناک نظر آتا ہے۔

48. بعد از فریضہ حج پیش از نماز فطرہ

از دست رفتہ گیرند از ضبط غاصبانہ

ترجمہ: فریضہ حج کے بعد اور عید الفطر کی نماز سے پہلے ہاتھ سے نکلے ہوئے علاقہ کو حاصل کرلیں گے جو انہوں نے غاصبانہ ضبط کیا ہوا تھا۔

49. رودِ اٹک نہ سہ بار از خونِ اہل کفار

پُر ے شود بہ یکبار جریان جاریانہ

ترجمہ: دریائے اٹک ((دریائے سندھ) کافروں کے خون سے تین مرتبہ بھر کر جاری ہوگا۔

تشریح: حضرت نعمت اللہ شاہؒ کی پیشنگوئی کا ہر شعر جہاں ایک الگ باب کی حیثیت رکھتا ہے وہاں مستقبل کے بارے ان کا یہ شعر جس میں صاف طور پر دریائے اٹک (سندھ) کا نام لے کر اسے تین مرتبہ کفار کے

خون سے بھر کر جاری ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے، مسلمانوں اور کفار کے درمیان ایک انتہائی خونریز جنگ کو ظاہر کرتا ہے، جس میں اگلے شعر کے تناظر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔ لیکن اس شعر کی یہ تشریح اس وقت تک تشنہ لب ہے جب تک جغرافیائی اور واقعاتی لحاظ سے اس اہم نکتہ پر غور نہ کیا جائے کہ بھلا کفار کے خلاف مذکورہ خونریز جنگ آخر پشاور سے صرف 45 میل دور دریائے اٹک کے کنارے تک کیسے آ پہنچے گی جبکہ دریائے سندھ کے مغرب میں صرف صوبہ سرحد، قبائلی علاقہ، افغانستان اور چند آزاد جمہوری ریاستیں واقع ہیں جو مسلمانوں پر مشتمل ہیں۔ تو کیا اٹک کے کنارے کفار کی مزاحمت صرف یہی مغرب کی طرف سے آنے والے مسلمان کریں گے؟ دوسرا انتہائی تشویشناک اور حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ اگر مغرب کی طرف سے کفار کا آنا بعید از قیاس ہے تو پھر دریائے اٹک تک کفار پاکستان کے مشرق یا شمال مشرق کی جانب سے کن راستوں یا علاقوں سے گزر کر پہنچیں گے؟ کیونکہ مقام کارزار آخر دریائے اٹک ہی بتایا گیا ہے۔

تمام ہندوستان کے اندر فتوحات:

.50

پنجاب، شہر لاہور، کشمیر ملک منصور
دوآب، شہر بجنور گیرند، غالبانہ

ترجمہ: پنجاب، شہر لاہور، ملک کشمیر نصرت شدہ، دریائے گنگا اور دریائے جمنا کا علاقہ اور بجنور شہر پر مسلمان غالبانہ قبضہ کر لیں گے۔

تشریح: اس شعر میں مذکور صوبے، علاقے اور شہروں کے نام بالواسطہ طور پر نہ صرف دریائے اٹک کے خونیں معرکہ میں مسلمانوں کی فتح کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ دشمن کو پیچھے دھکیلتے ہوئے پنجاب، لاہور، کشمیر اور ہندوستان کے اندر دریائے گنگا اور دریائے جمنا کے درمیان دوآبہ کا وسیع علاقہ اور مشہور شہر بجنور پر مسلمانوں کا غالبانہ قبضہ ظاہر کرتے ہیں، انشاءاللہ!

از دختران خوشرو از دلبران مہ رو
گیرند ملک آں سو خلقے مجاہدانہ

ترجمہ: خوبرو لڑکیاں اور حسین دلربائیں، مجاہدین مال غنیمت کے زمرے میں اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔

تشریح: اس شعر میں پچھلے گزرے ہوئے دو اشعار کی مکمل تشریح اور توضیح اور حتمی نتیجہ مسلمانوں کی فتوحات

کی شکل میں سامنے آجاتا ہے۔

51. بعد از عقب ایں کار مغلوب اہل کفار
سرور فوج جرار باشند فاتحانہ

ترجمہ: اس کام کے بعد کافر مغلوب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے جری افواج فتح حاصل کر کے خوش ہو جائیں گے۔

ایں غزوہ تا بہ شش ماہ پیوستہ ہم بشرہا
مسلم بفضلِ اللہ گردند فاتحانہ

ترجمہ: یہ لڑائی چھ ماہ تک انسانوں کے بیچ چلتی رہے گی۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے فاتح ہونگے۔

خوش می شود مسلماں از لطف و فضل یزداں
خالق نماید اکرم از لطفِ خالقانہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمان خوش ہو جائیں گے۔ اللہ پاک خالقانہ لطف وکرم فرمائیں گے۔

کشتہ شوند جملہ بدخواہ دین وایماں
کل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

ترجمہ: دین اور ایمان کے جملہ بدخواہ لوگ قتل کر دیئے جائیں گے۔ تمام ہندوستان ہندوؤں کی عملداری سے پاک ہو جائے گا۔

52. یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت
آں زلزلہ بہ قہر درہند سند ہیانہ

ترجمہ: قیامت کے زلزلوں کی مثل ایک زلزلہ آئے گا وہ زلزلہ ہندوستان اور سندھ میں قہر بن کر نمودار ہوگا۔

53. چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد
تجدید یاب گردد جنگ سہ، نوبتانہ

ترجمہ: ہندوستان کی طرح مغرب یعنی یورپ کی تقدیر بھی خراب ہو جائے گی۔ تیسری جنگ عظیم شروع ہو جائے گی۔

54. آں دو الف کہ گفتم الفے تباہ گردد
را حملہ ساز یابد بر الف مغربانہ

ترجمہ: دو الف انگلستان اور امریکہ جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں، ان میں سے ایک الف (انگلستان) تباہ ہو جائے گا۔ روس برطانیہ پر حملہ کر دے گا۔

جیم شکست خوردہ یارا برابر آید
آلات نار آرند مہلک جہنمانہ

ترجمہ: جنگ عظیم دوئم میں شکست خوردہ جرمنی یا جاپان روس کے ساتھ برابری کرے گا یا ساتھ مل جائے گا۔ اس جنگ میں جہنمی قسم کے انتہائی مہلک آتشی ہتھیار استعمال کیے جائیں گے۔

تشریح: یہ متوقع تیسری جنگ عظیم ہوگی جس میں ایسے ایٹمی ممالک برسرپیکار ہونگے جن کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد اس وقت اتنی ہے جو دنیا کو درجنوں مرتبہ تباہ و برباد کر کے راکھ کا ڈھیر بنا سکتے ہیں۔ جیسے کہ ایک مرتبہ C.S.S کی انٹرویو کے دوران جب ایک امیدوار سے متوقع تیسری جنگ عظیم میں استعمال ہونے والے بڑے ہتھیاروں کے نام پوچھے گئے تو اس نے برجستہ جواب دیتے ہوئے کہا کہ تیسری جنگ عظیم کے مہلک ہتھیاروں کے بارے تو میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن چوتھی جنگ عظیم یقینی طور پر ڈنڈوں سے لڑی جائیگی۔ گویا تیسری جنگ عظیم میں وسیع پیمانے پر ایٹمی ہتھیاروں کے آزادانہ استعمال کے بعد اس روئے زمین پر کچھ باقی رہ ہی نہیں جائے گا۔ لہٰذا چوتھی جنگ عظیم جنگلات کے بچے کھچے درختوں کے ڈنڈوں سے ہی شاید لڑی جا سکے۔ اسطرح چوتھی جنگ عظیم کے ہتھیار بتا کر تیسری جنگ عظیم کے ہتھیاروں کا حال بتا دیا گیا۔

اسلامی دانشوروں کے نزدیک تیسری جنگ عظیم کے بعد قیامت کے بہت قریب کی بڑی بڑی نشانیاں تیزی کے ساتھ رونما ہونا شروع ہو جائینگی۔

راہم خراب باشد از قہر "سین" ساز
از او امان یابد از حیلہ و بہانہ

ترجمہ: روس بھی چین کے قہر و غضب سے تباہ ہو جائیگا۔ چین سے روس مکر و فریب اور حیلہ بہانہ سے امان

حاصل کر کے جان بچائے گا۔

کابد الف جہاں کہ یک نقطہ رونماند
الا کہ اسم و یادش باشد مؤرخانہ

ترجمہ: انگلستان اتنا تباہ ہوگا کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا سوائے یہ کہ اس کا نام اور تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں باقی رہ جائے گا۔

تعزیر غیبی آید مجرم خطاب گیرد
دیگر نہ سرفرازد بر طرز راہبانہ

ترجمہ: یہ انہیں غیبی سزا ملی اور مجرم کا خطاب حاصل کیا لہٰذا کوئی دوسرا شخص راہبوں کی طرح سربلندی نہیں کرے گا۔

دنیا خراب کردہ باشند بے ایماناں
گیرند منزل خود فی النار دوزخانہ

ترجمہ: ان بے ایمان لوگوں نے اپنی دنیا خراب کر ڈالی۔ آخرکار انہوں نے اپنی منزل دوزخ میں بنالی۔

55. رازے کہ گفتہ ام من، دُرّے کہ سفتہ ام من
باشد برائے نصرت اسناد غائبانہ

ترجمہ: وہ راز جو میں بیان کر چکا ہوں اور وہ موتی جو میں پرو چکا ہوں، یہ ایک غیبی سند ہے۔ یہ میں نے اسلئے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی یقیناً مدد کرینگے۔

نجلت اگر بخواہی، نصرت اگر بخواہی
کن پیروی خدا را در قول قدسیانہ

ترجمہ: اگر تو نجات چاہتا ہے اور اللہ کی مدد چاہتا ہے تو خدا کیلئے اللہ کے نیک بندوں کے اقوال کی پیروی کر۔

56. اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد اور خصوصی عنایت سے حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ اپنی مقدس پیشگوئی کے ان آخری چند اشعار میں غیب سے پردہ ہٹاتے ہوئے دجال، امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے ظہور کا بیان کر کے جب قیامت کے قریب آکر قدرت کے رازوں کو مزید آشکارا کرنے سے خود کو روکتا ہے' تو انسان کا دل خوف الٰہی سے دہلنے لگتا ہے:

تا سال بہتری از کان زحوقا آید

مہدی عروج سازد از مہد مہدیانہ

ترجمہ: یہاں تک کہ زحوقاوالا بہترین سال آجائے تو امام مہدی علیہ السلام مہدیانہ ہدایت والے اپنے عروج پر آجائیں گے۔

ناگاہ بہ موسم حج مہدی عیان باشد

ایں شہرت عیانش مشہور در جہانہ

ترجمہ: اچانک حج کے دنوں میں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے۔ انکی ظاہر ہونے والی یہ شہرت تمام دنیا میں مشہور ہو جائے گی۔

57-58 زیں بعد از اصفہان دجال ہم درآید

عیسیٰ برائے قتلش آید ز آسمانہ

ترجمہ: اس کے بعد اصفہان شہر سے دجال ظاہر ہوگا۔ اس کے قتل کرنے کیلئے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر آئیں گے۔

59. خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش

در سال کُنتُ کَنزاً باشد چنیں بیانہ

ترجمہ: اے نعمت اللہ شاہ! خاموش ہو جا، رب کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔

میں یہ واقعات (کُنتُ کَنزاً) پانچ سو اڑتالیس صدی ہجری (بمطابق 1153ء عیسوی میں بیان کر رہا ہوں۔

ک۔ن۔ت۔ک۔ن۔ز۔ا 20+50+400+20+50+7+1=548ھ ہجری بمطابق 1153ء عیسوی

60. لیکن حضرت نعمت اللہ شاہ ولی" نے اپنی پیشگوئی کے گزرے ہوئے ردیف "پیدا شود" کے اشعار لکھنے کا سال اُسی ردیف کے ایک شعر میں ہجری 570ھ بمطابق 1174ء عیسوی بیان کیا ہے۔ گویا قافیہ "زمانہ، بہانہ وغیرہ" کے پیشگوئی اشعار اور ردیف "پیدا شود" کے اشعار لکھنے کی تاریخوں کے درمیان 21 سال کا فرق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ پیشگوئی کے بارے حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کا غیبی مکاشفہ و مشاہدہ دو عشروں سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔

61. پیشگوئی: ابتداء تا اختتام

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی پیشگوئی کے قصیدے کے اشعار کی تعداد بعض حوالوں سے دو ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے لیکن ہمیں ان کے قریباً 350 اشعار دستیاب ہو سکے ہیں۔ جن میں سے ہم نے ایسے چیدہ چیدہ اشعار کو منتخب کیا ہے جو 850 سال قبل سے لے کر آج تک اور پھر مستقبل میں قرب قیامت تک انتہائی اہمیت کے تاریخی واقعات کو صاف، واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ یہ بات کسی قدر حیران کن ہے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین، شافع روز محشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین، صحابہ کرامؓ، تابعین، ائمہ کرام، بلند روحانی مراتب پر فائز بزرگان دین، غوث، قطب، ابدال اور بے شمار اولیاء کرام وصوفیاء عظام گذرے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے قریباً ایک ہزار سال پر محیط اتنی طویل اور مستند پیشگوئی کرنے کا یہ غیر معمولی مرتبہ کسی اور روحانی شخصیت کو عطا کیا ہو انظروں سے نہیں گذرا۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی 850 سالہ پیشگوئی کے بڑے بڑے واقعات اور حوادث کا احاطہ کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے امیر تیمور کے بعد لودھی خاندان کے بادشاہ سکندر لودھی اور ابراہیم لودھی کے دور حکومت کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر بابر سے لیکر خاندان مغلیہ کے 300 سالہ دور حکومت کے تمام حکمرانوں کے نام اور ان کی مدت حکمرانی اپنے پیشن گوئی قصیدے کے اشعار میں ترتیب وار بیان کی ہے اس کے علاوہ انہوں نے بابر ہی کے دور میں سکھوں کے پیشوا گرونانک کا ذکر بھی کیا ہے جو 1441ء میں پیدا ہوئے اور 1538ء میں وفات پا گئے۔ بابر کے بعد شیر شاہ سوری کے ہاتھوں ہمایوں کی شکست اور سوری خاندان کا ذکر بھی پوری سند کے ساتھ موجود ہے۔

وہ جنگ عظیم اول کی مدت اور اس میں ایک کروڑ 31 لاکھ لوگوں کی ہلاکت کی پیشگوئی کے علاوہ 21 سال بعد جنگ عظیم دوئم کا ذکر بھی اپنی پیشگوئی میں 800 سال قبل کر چکے ہیں۔ تمام ہندوستان پر 100 سال کی حکومت کے بعد انگریزوں کے چلے جانے کا واقعہ الگ بیان کر چکے ہیں۔ انگریزوں ہی کے دور حکومت میں مہلک جنگی ہتھیاروں اور مشرق میں بیٹھ کر مغرب سے آنیوالی آوازوں اور نغموں کو سننے کے

سائنسی آلات اور ایجادات کا نصف ہزار سال قبل پیشن گوئی کرنا ایک الگ حیران کن کرامت ہے۔ حتٰی کہ ہندوستان کا دو حصوں میں تقسیم ہونے کا ذکر بھی وہ قیام پاکستان سے 800 سال پہلے کر چکے ہیں۔ وہ ستمبر 65ء کی پاک بھارت 17 روزہ جنگ کا دورانیہ بھی "ایام ہفدہ" (سترہ دن) کے فارسی الفاظ میں بیان کر کے انسان کو انگشت بہ دندان کر دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ قیام پاکستان کے "بست و سہ ادوار" یعنی 23 سال بعد دوبارہ بھارت کے ساتھ 1971ء کی جنگ میں مسلمانوں کی خونریزی اور تباہی و بربادی کی داستان المناک نہایت سوز و گداز کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ اسی ظلم و بربریت کے سائے تلے پاکستان دولخت ہوا۔ توفیق الٰہی سے غیب کے پردوں میں جھانکنے والا یہ ولی اللہ ماضی قریب، حال اور مستقبل میں کثیر الجہت سماجی اور معاشی برائیوں، سود، رشوت، بدعت، شراب خوری، عصمت فروشی، فسق و فجور، اغلام بازی اور مادر پدر آزاد جنسی سیہ کاری، علماء اور مفتیان کی جہالت اور ریاء کاریوں کا تذکرہ آزادانہ اور بیباکانہ طور سے کرتے ہیں۔ زمانہ حال میں مسلمانوں کے ہاتھ کام چلانے والے آدمیوں (جو ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہو سکتے ہیں) کا آنا تو ایک نیک بشارت ہے لیکن دوسری جانب قاضی یعنی جج کی لڑائی اور عدلیہ کی رشوت خوری اور پھر "چور" اور "ڈاکوؤں" کے سر پر دستارِ فضیلت رکھنا اور نیا نظام لانے کے پرفریب نعروں سے عوام کو بیوقوف بنانا، پیشنگوئی قصیدے کے ایسے پرمعنی اور بھیانک حقائق ہیں جو آجکل (2009) میں سب کے سامنے ہیں۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی 850 سالہ مشہور زمانہ پیشنگوئی میں اب تک ماضی اور زمانہ حال کے واقعات کے بارے جو کچھ گزرا، سو گزرا۔ لیکن اب مستقبل کے بارے ان کی پیشنگوئی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ مستقبل میں ایک خلفشار کے وقت بت پرست ہندوؤں کا کلمہ گو مسلمانوں پر ظلم و جبر کا ذکر کرتے ہیں جس پر مسلمان صبر سے کام لینگے۔ اگلے مرحلے پر اعراب پہاڑوں، بیابانوں اور صحراؤں سے مدد کیلئے نکل آئیں گے۔ جبکہ چترال، نانگا پربت، چین کے ساتھ گلگت اور تبت کا علاقہ میدان جنگ بن جائے گا۔ اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ اپنی پراسرار پیشنگوئی میں نہایت سخت اور سنگین اور خونیں منظر پیش کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس دوران دریائے اٹک (دریائے سندھ) کفار کے خون سے تین مرتبہ بھر کر جاری ہوگا۔ کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستانی فوج پاکستانی سرحد کراس کر کے آزاد کشمیر کی طرف پیش قدمی کرے گی یا قراقرم کی شاہراہ کاٹ کر کے چین کی طرف سے پاکستان کو مدد نہ پہنچ سکے، آگے پیش قدمی کرتے ہوئے

دریائے اٹک (دریائے سندھ) کے پل یا تربیلا ڈیم تک پہنچنے میں کامیاب ہوگی یا تیسری حالت یہ کہ وہ لاہور یا ماضی کیطرح سیالکوٹ کے راستے نیشنل ہائی وے پر کنٹرول حاصل کر کے دریائے اٹک تک پہنچ جائیگی؟ یہ سوال اسلئے ذہن میں ابھرتا ہے کہ کفار (اغلباً بھارتی فوج) دریائے اٹک تک پہنچے گی جبھی تو "کفار کے خون" سے دریائے اٹک تین مرتبہ بھر کر جاری ہوگا کہ شاید یہاں دشمن کی فوج کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسے میں غالب قیاس یہ ہے کہ بھارت کی فوجی اسٹریٹجی یہ ہوگی کہ وہ واہگہ اور چند دیگر محاذوں پر جنگ جاری رکھنے کے علاوہ وہ دریائے اٹک (سندھ) عبور کر کے پشاور کے راستے آگے پیش قدمی کرتے ہوئے افغانستان میں داخل ہو کر شمال مغرب کی جانب کسی ایک آزاد جمہوری ریاست کے ذریعے روس تک رسائی حاصل کرنا چاہے گا۔ تاکہ پاکستان اور چین کی باہمی گٹھ جوڑ کی طرح وہ بھی روس کے ساتھ جغرافیائی طور پر براہ راست منسلک ہو سکے۔ حدیث نبویؐ ہے کہ "مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے"

پچھلے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے پیشنگوئی کے اشعار کے مطابق کم وبیش انہی ایام میں کابل (افغانستان) کے لوگ "کفار کے قتل" کیلئے نکل آئیں گے۔ جبکہ پیشنگوئی کا اگلا ایک شعر مجاہدانہ جذبے کا نکتہ عروج ظاہر کرتا ہے:

از غازیان سرحد لرزد زمیں چو مرقد
بہر حصول مقصد آیند والہانہ

ترجمہ: سرحد کے غازیوں سے زمین مرقد کیطرح لرزے گی۔ وہ مقصد کو حاصل کرنے کیلئے دیوانہ وار آئیں گے۔ (اَللّٰہُ اَکْبَرْ)۔ دوسری جانب ترکی، چین، ایران، عرب اور شرق وسطیٰ کے مسلمان والہانہ جذبے کے ساتھ یکجا ہو کر پنجاب، شہر لاہور، (جو غالباً ہاتھ سے نکل چکا ہوگا) کشمیر، دریائے گنگا اور دریائے جمنا کے درمیان دوآب کا علاقہ اور شہر بجنور پر غالبانہ قبضہ کرلیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ دین اور ایمان کے بدخواہ لوگ جان سے مارے جائیں گے اور تمام ہندوستان (حکومت) ہندوانہ رسم ورواج سے پاک ہو جائے گا۔ کافر مغلوب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کا جری لشکر اور مجاہدین خوبرو لڑکیوں اور حسین دلرباؤں کو مال غنیمت کے طور پر اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔

اسی دوران ہندوستان کی طرح مغرب یعنی یورپ کی تقدیر بھی خراب ہو جائے گی اور تیسری جنگ

عظیم شروع ہو جائے گی۔ اس میں دو الف یعنی امریکہ اور انگلستان میں سے ایک الف (انگلستان) روس کے حملے سے ایسا تباہ ہو جائیگا کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا۔ بلکہ اس کا نام اور تذکرہ صرف تاریخ کی کتابوں میں ہی باقی رہ جائیگا۔

اس پیشگوئی میں اسلام کے تین اہم شخصیات، شیر علی شاہ، عبدالحمید اور حبیب اللہ کے نام بھی آتے ہیں جو شاید مستقبل میں ظاہر ہوں۔ اسکے علاوہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ نے "مے بینم" کی ردیف میں ایران کے بارے پیشگوئی کے الگ قریباً 105 اشعار لکھے ہیں جن میں مستقبل میں ظاہر ہونے والے بہت سے واقعات، بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام اور ان کی مدت حکمرانی کا ذکر موجود ہے۔ لیکن فی الحال اس کتاب میں وہ اشعار شامل نہیں کئے گئے ہیں۔

یہ امر بھی بصد افسوس جاننا چاہئے کہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کشمیری نے کشمیر ہی میں وصال فرمایا لیکن کسی کو اس کی قبر کے بارے کوئی مصدقہ معلومات حاصل نہیں۔ گویا کم وبیش ایک ہزار سال پر محیط اس شہرہ آفاق پیشگوئی کرنیوالے درویش باکمال نے اپنے مرقد کی نشاندہی کے بارے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ اس میں شاید اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت پوشیدہ تھی جس نے اپنے اس برگزیدہ بندے کو دنیا کی نظروں سے مخفی رکھا۔

بقول اقبالؒ: "آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے"۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی اس منفرد پیشگوئی کو اپنے اختتام کی طرف لے جاتے ہوئے جاننا چاہیے کہ ہندوستان پر اسلام کا غلبہ 40 سال تک قائم رہے گا۔

لیکن اس کے بعد جیسے کہ ہر مسلمان قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، قرب قیامت کی انتہائی قریبی نشانیوں کا ظہور شروع ہو جائیگا۔ حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی آفاقی پیشگوئی کے مطابق ایران کے شہر اصفہان سے دجال لعین ظاہر ہوگا۔ اچانک حج کے دنوں میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ ان کے ظاہر ہونے کی شہرت دنیا بھر میں پھیل جائیگی۔ اُدھر دجال (کافر) کو قتل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر آئیں گے۔ اپنی شہرہ آفاق پیشگوئی کے اس نازک ترین اختتامی مرحلہ پر آکر حضرت نعمت شاہ ولیؒ اپنے آخری شعر میں رب کے رازوں کو مزید افشا کرنے سے اپنے آپ کو روکتے ہوئے کہتا ہے:

"خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش"

ترجمہ: اے نعمت اللہ شاہ! خاموش ہوجا۔ رب کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔

انہوں نے زمانہ، فاتحانہ، غائبانہ وغیرہ قافیہ والے پیشنگوئی کے اشعار کی تحریر کا سال "کنت کنزا" یعنی ہجری 548ھ بمطابق عیسوی 1153ء لکھا ہے جبکہ "پیدا شود" ردیف کے اشعار لکھنے کا سال ہجری 570ھ بمطابق عیسوی 1174ء لکھا ہے۔ چنانچہ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے دونوں تاریخوں میں 21 سال کا فرق ہے۔ جس کا مطلب بظاہر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت نعمت اللہ ولی" پر پیشنگوئی کے واقعات کا مکاشفہ و مشاہدہ 21 سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔

لہٰذا آخر میں یہ تجویز ہے کہ چونکہ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی" کی ماضی اور حال کے بارے بالعموم اور مستقبل کے بارے بالخصوص پیشنگوئی کے اشعار عوام اور خواص کے علاوہ موجودہ اور آئندہ آنیوالے حکمرانوں، سیاستدانوں اور خاص کر پاکستان کے تینوں مسلح افواج کے جرنیلوں اور سربراہوں کی خصوصی اور انتہائی سنجیدہ توجہ کے متقاضی ہیں، اسلئے اگر G.H.Q میں ایک الگ تحقیقاتی سیل یا "پروفیسی ریسرچ سنٹر" (Prophecy Research Centre) تشکیل دیکر مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے مادی وسائل اور روائتی علوم سپہ گری کے ساتھ ساتھ ان روحانی اور غیبی معلومات کی روشنی میں حربی حکمت عملی، جنگی منصوبہ بندی اور کثیر الجہت سٹریٹجی ترتیب دی جائے تو یہ ایک دانشمندانہ اور دور اندیشانہ اقدام ہوگا۔ اسی طرح پی۔ ایچ۔ ڈی کے طلباء پیشنگوئی کے اس موضوع کو تھیسس (Thesis) کیلئے منتخب کر سکتے ہیں جبکہ پروفیسر صاحبان کیلئے مزید تحقیق کا دروازہ کھلا ہے۔

اہل فہم و فراست اور روحانی بصیرت و بصارت رکھنے والے دانشور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ بندے کی زبان سے ایسی منفرد و مفصل پیشنگوئی صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی عنایت اور توفیق سے ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ کوئی بے مقصد شاعری یا غزل گوئی نہیں ہے بلکہ یہ پیشنگوئی اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے اہل ایمان کیلئے غیبی علم کا ایک بیش بہا خزانہ ہے تاکہ مسلمان اس کی رہنمائی سے استفادہ کرتے ہوئے آنے والے گھمبیر حالات و واقعات، نامعلوم حادثات، ناگہانی آفات اور پرفتن خطرات سے نمٹنے کیلئے بروقت تیاری کریں، اور یوں باطل قوتوں پر غلبہ حاصل کر کے دینی و دنیوی کامیابی کے اعلیٰ و ارفع مقام تک پہنچیں۔

نعمت اللہ نشستہ در کنجے
ہمہ را در کنارے بینم

ترجمہ: نعمت اللہ شاہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا ہے، میں سب کچھ ایک کنارے سے دیکھ رہا ہوں۔

ضیاء القرآن کتب خانہ

0321-9015449-0344-0844139